چھن چھنگلو پرستان میں

8/

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو پرستان میں

منظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

چھن چھنگلو اور پنگلو شہزادی گل بانو کی صحت یابی کے بعد بادشاہ اور چلوسک ملوسک سے اجازت لے کر دوبارہ دنیا کی سیر پر نکل کھڑے ہوئے تاکہ پھر کسی مظلوم کی مدد کر سکیں۔

انہیں چونکہ سفر نہیں کرنا پڑتا تھا اس لئے وہ بڑے اطمینان سے اُڑتے پھر رہے تھے۔ جس شہر کو دیکھتے وہاں کی سیر کر کے وہ آنکھیں بند کرتے اور اڑ کر دوسرے شہر میں پہنچ جاتے۔

اسی طرح گھومتے گھامتے وہ ایک بہت بڑے شہر کے دروازے پر جا پہنچے۔ یہ شہر ہنوا کا کہلاتا تھا اور بہت بڑا اور عظیم الشان شہر تھا۔ یہاں بڑی بڑی سیر گاہیں تھیں۔ لوگ پُرامن اور خوشحال تھے اس لئے

ہر طرف کھیل تماشے ہورہے تھے۔

چھن چھنگو نے پنگو بندر کو کندھے پر بٹھایا ہوا تھا اور وہ دونوں یہ کھیل تماشے دیکھتے پھر رہے تھے۔ جب وہ ایک تماشہ پر پہنچے تو وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک لمبی داڑھی والا شخص مجمع کے درمیان کھڑا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا لمبا سا چغہ پہنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر مسخروں جیسی لمبوتری سی ٹوپی تھی بڑی بڑی مگر لٹکی ہوئی مونچھیں تھیں اور بڑی بڑی آنکھیں جن میں بے پناہ چمک تھی۔ وہ اپنے سامنے ایک لڑکا لٹائے اس پر کچھ پڑھ رہا تھا۔ لڑکا آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔

"دیکھو لوگو! میں اس لڑکے کو ابھی مار ڈالونگا تمہارے سامنے۔ اور پھر اسے زندہ کر دکھاؤں گا۔" اس مسخرے نما شخص نے بڑے پُراسرار لہجے میں کہا۔ یہ کہہ کر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی تلوار اٹھائی اور پھر ایک ہی وار میں اس نے لڑکے کا سر تن سے جدا کر دیا۔ لڑکے کا سر ایک طرف پھڑکنے لگا اور اس کا جسم علیحدہ

تڑپ رہا تھا۔ گردن اور سر سے بے تحاشہ خون بہہ رہا تھا۔

مسخرہ یوں خوف سے چیخنے لگا جیسے وہ خود ڈر گیا ہو۔ لڑکے کو یوں قتل ہوتے دیکھکر تمام لوگ خوف اور دہشت کے مارے چیخنے لگے تھے

"گھبراؤ نہیں، میں ابھی اسے زندہ کر دونگا۔" مسخرے نے لوگوں کو خوف زدہ دیکھ کر کہا۔ اور پھر اس نے منہ ہی میں کچھ پڑھتے ہوئے لڑکے کا بے جان سر اس کے جسم سے لگایا اور زور سے اس پر پھونک مار دی۔ لڑکا ایک نعرہ مارتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی وہاں پھیلا ہوا تمام خون بھی غائب ہوگیا۔ لڑکا یوں ٹھیک ٹھاک تھا جیسے اُسے کبھی زخم ہی نہ آیا ہو۔

تمام لوگوں نے خوش ہوکر زور زور سے تالیاں بجائیں اور اس مسخرے کے سامنے سکے پھینکنے لگے۔ تھوڑی دیر میں وہاں سکوں کا ڈھیر جمع ہوگیا جسے اس مسخرے نے اٹھاکر اپنی بغل میں لٹکی ہوئی تھیلی میں ڈال لیا۔

لوگوں نے شور مچایا کہ کوئی اور تماشہ دکھلاؤ تو

وہ تالی بجاکر کہنے لگا۔

"میں اب آپ کو ایسا تماشہ دکھلانے والا ہوں جو آج تک کسی نے نہ دیکھا ہوگا"۔

سب لوگ خاموش ہوکر اُسے دیکھنے لگے۔

پہلے تو وہ مسخرہ خوامخواہ اچھلتا کودتا رہا۔ کبھی تالی بجاتا۔ کبھی جھک کر مرغا بن جاتا۔ کبھی منہ سے عجیب و غریب آوازیں نکالتا۔ پھر اچانک اس نے چھلانگ ماری اور ہوا میں چند لمحے لٹکنے کے بعد اس نے زور سے تالی بجائی اور اچانک غائب ہوگیا۔

لوگ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھتے رہے وہ کبھی اوپر دیکھتے کبھی نیچے دیکھتے مگر وہ مسخرہ وہاں ہوتا تو کسی کو نظر آتا۔ پھر اس وقت لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب انھوں نے دیکھا کہ وہ مسخرہ ایک آدمی کے سر سے چھلانگ مار کر نیچے اتر آیا اور اس نے زور سے تالی بجائی اور جھک کر سب کو سلام کرنے لگا۔

سب لوگ اس کے اس عجیب و غریب تماشے پر بے حد خوش ہوئے اور انھوں نے ایک بار پھر اُسے

انعام میں بیشمار سکّے دیئے جو اس نے اُس تھیلی میں ڈال لئے جو اس کی بغل میں لٹکی ہوئی تھی۔

"لوگو! ڈم ڈم جادوگر سے دنیا میں اور کوئی بڑا جادوگر موجود نہیں ہے اس لئے میں تم سب کے سامنے چیلنج کرتا ہوں کہ اگر کوئی مجھ سے بڑا جادوگر ہو تو میرے مقابلے میں آئے"۔ اچانک اس مسخرے نے جس کا نام ڈم ڈم جادوگر تھا کہا۔

"ہاں! واقعی تم سے بڑا جادوگر کوئی نہیں ہے"۔ سب لوگوں نے بیک زباں ہوکر کہا۔

"نہیں! اگر کوئی ہے تو سامنے آئے"۔ ڈم ڈم جادوگر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

چھن چھنگو اور پنگو بندر دونوں خاموش کھڑے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ جب ڈم ڈم جادوگر نے مقابلے کے لئے للکارا تو اُسے شرارت سوجھی اور وہ دو قدم بڑھاکر ڈم ڈم جادوگر کے سامنے آگیا۔

"کون ہو تم بچے"؟ ڈم ڈم جادوگر نے اُسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

لوگ بھی حیرت سے چھن چھنگو کو دیکھ رہے تھے جو قدوقامت کے لحاظ سے لڑکا سا معلوم ہورہا تھا۔

"میں جادوگر تو نہیں ہوں مگر اس کے باوجود میں
تمہارا چیلنج قبول کرتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔ اور
ڈم ڈم جادوگر بے اختیار قہقہے لگانے لگا۔ سارا مجمع بھی
ہنس پڑا۔

"تم اور میرا مقابلہ! یعنی ڈم ڈم جادوگر کا مقابلہ،
ابھی تم بچے ہو، جاؤ شاباش گھر جاکر گلی ڈنڈا کھیلو"۔ ڈم ڈم
جادوگر نے اُسے پچکارتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات
سُنکر مجمع میں موجود سب لوگ بھی ہنس پڑے۔

"تم نے چیلنج کیا ہے ڈم ڈم جادوگر! اس لئے
اب تمہیں مجھ سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اب تم
اس طرح لوگوں کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ آؤ مقابلہ
کرو"۔ چھن چھنگو نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ پہلے تو وہ
یوں ہی شرارت کرنے کے موڈ میں تھا مگر ڈم ڈم جادوگر
نے جس طرح بھرے مجمع میں اس کا مذاق اڑایا
تھا اس پر اُسے غصہ آگیا تھا اور وہ اسے سبق
سکھانا چاہتا تھا کہ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔
آدمی چاہے اپنے کام میں جتنا بھی ماہر ہو، اسے
غرور نہیں کرنا چاہیئے۔

"اچھا! اگر تم بضد ہو تو پہلے تم کوئی تماشہ دکھلاؤ

تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ تم کچھ جانتے بھی ہو"۔ ڈم ڈم
جادوگر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اُسے ابھی تک یقین نہیں
آرہا تھا کہ یہ لڑکا کچھ جانتا ہوگا۔ اب اُسے کیا
معلوم کہ اس کے سامنے وہ شخصیت کھڑی ہے جس
کے پاس پُراسرار طاقتیں ہیں جس نے بڑے بڑے ظالموں
کی گردنیں توڑ دی ہیں۔

"تم تماشہ دیکھنا چاہتے ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں! دکھاؤ تماشہ"۔ سب لوگوں نے بیک زبان ہو
کر کہا۔

"اگر تمہاری بغل میں لٹکی ہوئی تھیلی میں موجود تمام
سکے غائب ہو جائیں تو کیسا رہے" چھن چھنگو نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے"۔ مجمع میں موجود تمام لوگوں
نے شور مچاتے ہوئے کہا۔ جبکہ سکوں کی گمشدگی کا
نام سُنکر ڈم ڈم جادوگر نے فوراً اپنی تھیلی کو مضبوطی
سے پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار
نمایاں ہوگئے۔

چھن چھنگو نے جان بُوجھ کر ایسا کہا تھا کیونکہ اس
نے دیکھ لیا تھا کہ ڈم ڈم جادوگر کو سب سے زیادہ

خوشی سکے لیتے وقت ہوتی تھی اور ظاہر ہے ہونی
بھی چاہیئے تھی کیونکہ وہ باقاعدہ تماشہ دکھا کر اور
محنت کرکے سکے حاصل کررہا تھا۔

"تم نے جواب نہیں دیا ڈم ڈم جادوگر"۔ چھن چھنگو نے
مسکراتے ہوئے کہا

"ایسا نہیں ہوسکتا"۔ ڈم ڈم جادوگر نے تھیلی کو اور
زیادہ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگو نے ہاتھ اٹھاکر اُسے ایک زوردار جھٹکا
دیا اور پھر ہاتھ جھکاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا ہوچکا ہے"۔

ڈم ڈم جادوگر نے فوراً تھیلی کے اندر ہاتھ ڈالا مگر
تھیلی میں کچھ ہوتا تو اُسے ملتا۔ اس نے پریشانی
کے عالم میں تھیلی کو زمین پر پلٹ دیا مگر وہ بالکل
خالی تھی۔ اس نے تھیلی کو خوب اچھی طرح ہلایا جُلایا
مگر تمام سکے غائب تھے۔

اب تو ڈم ڈم جادوگر کا رنگ اڑگیا اس کی
اب تک کی تمام محنت ضائع ہوگئی تھی۔ اس
نے تھیلی زور سے زمین پر پھینکی اور پھر دو قدم
بڑھا کر چھن چھنگو کے سامنے آکر رک گیا۔

"لڑکے! میں بہت بڑا جادوگر ہوں"۔ ڈم ڈم نے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہوگے، پھر میں کیا کروں"؟ چھن چھنگو نے بڑے
اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"بتاؤ میرے سکے کہاں ہیں"؟ اس نے پوچھا۔

"ڈھونڈ لو"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا

ڈم ڈم جادوگر نے آنکھیں بند کیں اور منہ میں
کچھ پڑھتا رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھول
دیں۔ اس کی آنکھیں سرخ ہورہی تھیں مگر چہرے
پر پہلے سے زیادہ پریشانی کے آثار نمایاں ہوگئے
تھے۔ اب وہ بوکھلایا ہوا تھا۔

"میرے سکے کہاں ہیں۔ مجھے تو کہیں بھی نظر
نہیں آتے"۔ اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا

"کہیں ہوں تو نظر آئیں۔ تم اتنے بڑے جادوگر
ہو دوسرے سکے بنالو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"یہی تو ایک بات ہے کہ میں سب کچھ کرسکتا
ہوں مگر سکے نہیں بناسکتا۔ ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی
یوں تماشے دکھاتا پھرتا"۔ ڈم ڈم جادوگر نے کہا۔

ہاں بھئی لوگو! اب بتلاؤ تمہارے جادوگر کے سکے

واپس لائے جائیں یا نہیں ویسے اس نے میرا
مذاق اڑایا تھا اس لئے بہتر تو یہی ہے کہ اس
کے سکے واپس اسے نہ دیئے جائیں۔" چھن چھنگو نے
مجمع سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دے دو، غریب آدمی ہے، بیچارہ صبح سے کھڑا
تماشہ دکھا رہا ہے۔" مجمع میں سے چند لوگوں نے
جواب دیا۔

"مگر تم بھی تو مجھ پر ہنسے تھے اس لئے تمہیں
بھی سزا ملنی چاہیئے۔ چنانچہ تمہارے سکے غائب اور
اس کے حاضر۔" چھن چھنگو نے کہا۔ اور اسی لمحے ڈم ڈم
جادوگر اچھل پڑا کیونکہ اس کی ہتھیلی میں سکے واپس
آگئے تھے جبکہ لوگوں نے بے اختیار اپنی اپنی جیبوں
میں ہاتھ ڈالے تو ان سب کی جیبیں خالی تھیں
اب تو وہ سب بوکھلا گئے۔

انہوں نے چھن چھنگو کی منتیں شروع کر دیں۔
چھن چھنگو کچھ دیر تو خاموش کھڑا رہا۔ پھر اس نے
ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دیکھو! کسی بھی شخص کا مذاق مت اڑایا کرو،
اور نہ ہی اس مسخرے جادوگر کی طرح غرور کیا کرو

اللہ تعالیٰ دوسروں کا مذاق اڑانے والوں اور غرور کرنے
والوں کو ضرور سزا دیتا ہے۔"

"ہم معافی مانگتے ہیں۔" سب لوگوں نے باقاعدہ چھن چھنگو
کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے
تم مجھ سے بھی زیادہ عظیم جادوگر ہو۔" ڈم ڈم جادوگر نے
بھی چھن چھنگو کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"میں جادوگر نہیں ہوں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تمہارے
سکے تمہاری جیبوں میں ہیں۔" چھن چھنگو نے کہا اور سب
لوگوں کی جیبیں ویسے ہی بھر گئیں جیسے پہلے تھیں۔

اب تو سب لوگ چھن چھنگو کے گرد اکھٹے ہوگئے
وہ سب اُسے حیرت اور عقیدت سے دیکھ رہے تھے
اب لوگوں نے اُسے اپنے دکھڑے سنانے شروع کر
دیئے۔ کوئی کچھ کہتا، کوئی کچھ کہتا۔

چھن چھنگو پریشان ہوگیا۔ اُسے اور تو کچھ نہ سوجھا
البتہ اس نے فوراً اپنے آپ کو غائب کرلیا۔ وہ
کھڑا تو وہیں تھا البتہ لوگوں کو نظر نہیں آرہا تھا۔
لوگ کچھ دیر تو اس کا انتظار کرتے رہے پھر
جانے لگے۔ آہستہ آہستہ تمام مجمع چھٹ گیا اور صرف

ڈم ڈم جادوگر وہاں رہ گیا۔ وہ اپنا سامان سمیٹ رہا تھا
اس کے چہرے پر ابھی تک بوکھلاہٹ اور پریشانی کے
آثار تھے وہ باربار اپنی ہتھیلی کو ہاتھ لگاتا کہ کہیں
سکے دوبارہ تو غائب نہیں ہوگئے۔

سامان سمیٹ کر وہ ایک طرف کو چل پڑا۔ اور
چھن چھنگو بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔

ڈم ڈم جادوگر ایک گلی میں گیا اور پھر ایک چھوٹے
سے مکان کا "تالا کھول کر اندر داخل ہوگیا۔ چھن چھنگو
بھی اس کے پیچھے مکان میں داخل ہوگیا۔

ڈم ڈم نے کمرے میں جاکر سامان رکھا اور پھر
الماری میں سے ایک تصویر نکال کر سامنے رکھ لی
اُسے کچھ دیر دیکھتا رہا پھر بولا۔

"میری بیٹی! دیکھو میں تمہارے لئے کتنی محنت کر
رہا ہوں۔ ابھی میرے پاس ایک لاکھ اشرفیاں جمع
ہوئی ہیں اور تمہاری رہائی کے لئے دس کروڑ اشرفیاں
چاہئیں۔ مگر میری بیٹی! تم مایوس نہ ہونا۔ تمہارا باپ
ہرقیمت پر دس کروڑ اشرفیاں اکٹھی کریگا تاکہ تمہیں
اس ظالم دیو کے پنجے سے نجات دلا سکے۔" ڈم ڈم جادوگر
نے کہا اور پھر اس نے تصویر کو سینے سے لگا لیا۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔

چھن چھنگو جو قریب کھڑا سب کچھ سُن رہا تھا
اُسے ڈم ڈم پر بڑا ترس آیا اور پھر ظالم دیو کا سُنکر
وہ چونک پڑا۔ ظالموں کے خلاف تو وہ ہمیشہ سے کام
کرتا آیا ہے۔ اس نے فیصلہ کرلیا کہ ڈم ڈم جادوگر
کی مدد کی جائے اور اس کی بیٹی کو ظالم دیو کے
پنجے سے رہائی دلائی جائے۔ چنانچہ وہ فوراً ظاہر ہوگیا۔

ڈم ڈم جادوگر نے جب اچانک بند کمرے میں چھن چھنگو
کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ حیرت کے مارے اچھل پڑا۔

"تت۔ تم۔ یہاں کیسے آئے"۔ ڈم ڈم نے بوکھلائے
ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میں تمہارے ساتھ ساتھ یہاں آیا ہوں مگر مجھے
تفصیل سے بتلاؤ کہ وہ ظالم دیو کون ہے اور تمہاری
بیٹی کو کیوں اٹھاکر لے گیا ہے۔ میں تمہاری مدد کرونگا
اور تمہاری بیٹی کو اس ظالم دیو کے پنجے سے ضرور نجات
دلاؤنگا"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"وہ بہت ظالم اور بہت طاقتور ہے لڑکے! وہ
تمہیں بھی مار ڈالے گا"۔ ڈم ڈم جادوگر نے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ مجھے تفصیل بتلاؤ"۔ چھن چھنگو

نے جواب دیا۔

"میرا نام ڈم ڈم ہے۔ میری ایک بیٹی ہے زلیخا بیحد خوبصورت اور بیحد نیک۔ میری بیوی اس کے بچپن میں ہی مرگئی تھی۔ میں نے اُسے ماں بن کر پالا۔ میں ملک یونان کا رہنے والا ہوں۔ ایک دن میں اور میری بیٹی رات کے وقت چھت پر سو رہے تھے کہ صبح جب میری آنکھ کھلی تو میری بیٹی غائب تھی۔ سیڑھیوں کے دروازے کا تالا بھی بدستور بند تھا۔ نیچے جانے کا اور کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔ میں بڑا حیران اور پریشان ہوا۔ پھر میں نے تمام شہر میں اُسے ڈھونڈا مگر کہیں اس کا پتہ نہ چلا۔ چنانچہ میں کسی ایسے شخص کو ڈھونڈنے لگا جو مجھے میری بیٹی کا پتہ تبلادے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے میں ایک بوڑھے شخص کے پاس جا پہنچا جو بہت بڑا جادوگر ہے۔ اس نے مجھے تبلایا کہ میری بیٹی زلیخا کو پرستان کا ظالم دیو کامان اٹھا کر لے گیا ہے اور اس نے اسے اپنی کنیز بنا لیا ہے۔ میں نے اس بوڑھے جادوگر کی بڑی خوشامد کی کہ کسی طرح وہ کامان دیو سے مجھے میری بیٹی واپس دلادے مگر اس نے تبلایا کہ کامان دیو بے حد لالچی اور انتہائی

طاقتور دیو ہے۔ پرستان کا بادشاہ تک اس سے ڈرتا ہے۔ کامان دیو جادو بھی جانتا ہے اور سامری جادوگر کا شاگرد ہے اس لئے نہ ہی اس پر طاقت سے قبضہ کیا جاسکتا ہے اور نہ اُسے جادو سے شکست دی جا سکتی ہے۔ جب میں بہت رویا پیٹا تو بوڑھے کو مجھ پر رحم آگیا۔ اس نے روحانی طور پر کامان دیو سے رابطہ قائم کیا کہ وہ زلیخا کو رہا کردے مگر کامان دیو نہ مانا۔ جب بوڑھے جادوگر نے بیحد خوشامدیں کیں تو کامان دیو نے اس کی رہائی کے لئے ایک شرط لگا دی کہ اگر اس کا باپ یعنی میں دس کروڑ اشرفیاں اسے لاکر دوں تو وہ زلیخا کو واپس کر دیگا میں غریب آدمی تھا میرے پاس دس کروڑ اشرفیاں کہاں سے آتیں۔ چنانچہ بوڑھے نے مجھے دو تین معمولی قسم کے جادو سکھا دیئے تاکہ میں لوگوں کو تماشہ دکھاکر سکے اکٹھے کروں اور اس طرح جب میرے پاس دس کروڑ اشرفیاں جمع ہو جائیں تو میں جاکر اپنی بیٹی کو چھڑا لاؤں"۔ ڈم ڈم نے پوری تفصیل تبلاتے ہوئے کہا۔

"ہوں، اب تک تم نے صرف ایک لاکھ اشرفیاں اکٹھی کی ہیں"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"ہاں! مجھے دو سال ہوگئے ہیں محنت کرتے ہوئے
مگر اب تک صرف ایک لاکھ اشرفیاں اکٹھی ہوئی ہیں
اگر یہی حال رہا تو دس کروڑ اشرفیاں اکٹھی کرتے کرتے
میری عمر ختم ہوجائے گی مگر میں کیا کروں ؟ مجبور
ہوں"۔ ڈم ڈم نے روتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی
آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"تم روؤ مت، میں تمہاری بیٹی کو اس ظالم دیو
کے پنجے سے نجات دلاؤنگا" چھن چھنگو نے اُسے تسلی
دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جادوگر ہو" ؟ ڈم ڈم نے پوچھا۔

"نہیں، میں جادوگر نہیں ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے
ظالموں سے نپٹنے کے لئے خصوصی طاقتیں دے رکھی
ہیں۔ میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست ہے
پنگو بندر" چھن چھنگو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا

"خدا کرے میری بیٹی مجھے واپس مل جائے۔ میں
تمام عمر تمہارا احسان مند رہونگا" ڈم ڈم نے جواب دیا

"تم فکر نہ کرو، یہ بتلاؤ کہ اگر تمہیں دس کروڑ
اشرفیاں مہیا کر دی جائیں تو تم کیسے اپنی بیٹی کو
حاصل کروگے" ؟ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"میں یہ اشرفیاں اس بوڑھے جادوگر کو دے دونگا
وہ انہیں کالمان دیو تک پہنچا دے گا اور وہ میری
بیٹی کو واپس کر دیگا" ڈم ڈم نے بڑی معصومیت سے
جواب دیا۔

"تو کیا بوڑھا جادوگر اب زندہ ہوگا" ؟ چھن چھنگو نے پوچھا

"ہاں! وہ سینکڑوں سالوں سے زندہ ہے اس نے
آبِ حیات پی رکھا ہے اس لئے وہ قیامت تک زندہ
رہے گا"۔ ڈم ڈم نے جواب دیا۔

"تو پھر چلو اس بوڑھے جادوگر کے پاس چلتے ہیں۔
میں اُسے اشرفیاں دوں گا" چھن چھنگو نے کہا۔

"مگر وہ تو بہت دور رہتا ہے وہاں تک جاتے
جاتے ہمیں ایک سال لگ جائے گا"۔ ڈم ڈم نے کہا۔

"تم اپنا سامان اٹھاؤ۔ باقی کام مجھ پر چھوڑ دو"۔
چھن چھنگو نے جواب دیا۔

ڈم ڈم نے اٹھ کر ایک تھیلے میں اپنا سامان اور
دوسرے تھیلے میں اشرفیاں ڈال لیں اور وہ چلنے کے
لئے تیار ہوگیا۔

"وہ بوڑھا جادوگر کہاں رہتا ہے۔ مجھے وہ جگہ بتلاؤ"۔
چھن چھنگو نے کہا اور ڈم ڈم نے تفصیل سے اس ملک

شہر اور جگہ کے متعلق بتلایا جہاں ایک غار میں وہ بوڑھا جادوگر رہتا تھا۔

"اپنی آنکھیں بند کرلو"۔ چھن چھنگو نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور ڈم ڈم نے آنکھیں بند کرلیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور ڈم ڈم نے آنکھیں کھول دیں اور پھر حیرت کی شدت سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ اُسی غار کے سامنے کھڑا ہے جس میں وہ بوڑھا جادوگر رہتا تھا۔ ایک سال کا سفر پلک جھپکنے میں طے ہوگیا تھا

"اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ تم میری بیٹی کو ضرور اس ظالم دیو کے پنجے سے نجات دلا دوگے"۔ ڈم ڈم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"انشاءاللہ! آؤ اب بوڑھے جادوگر کے پاس چلتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ ڈم ڈم کو ساتھ لئے اور پنگو کو کندھے پر بٹھائے غار میں داخل ہوگیا۔

غار خاصی لمبی چوڑی تھی اور اس میں جابجا انسانی کھوپڑیوں اور ہڈیوں کے ڈھیر بکھرے ہوئے تھے مگر انہوں نے تمام غار دیکھ ڈالی بوڑھے جادوگر کا کہیں نام و نشان تک نہیں تھا۔

"یہ بوڑھا آخر کہاں گیا؟" ڈم ڈم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگو نے آنکھیں بند کیں اور پھر چند لمحوں بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ڈم ڈم! تمہیں دھوکا دیا گیا ہے۔ یہ بوڑھا جادوگر ہی اصل میں کامان دیو ہے۔ وہ اس دنیا میں بوڑھے جادوگر کے روپ میں آتا ہے اور انسانوں کا شکار کرکے انہیں کھاتا ہے۔ کامان دیو نے جان بوجھ کر تمہیں بھیج دیا تھا تاکہ تم اشرفیاں اکھٹی کرنے کے چکر میں رہو اور اس کا پیچھا چھوڑ دو"۔ چھن چھنگو نے اُسے بتلایا۔

"مگر اس نے مجھے کیوں نہیں کھایا۔ اس طرح وہ مجھ سے ہمیشہ کے لئے جان چھڑا لیتا"۔ ڈم ڈم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی میں نے معلوم کرلیا ہے۔ تم سیّد خاندان سے تعلق رکھتے ہو اور کامان دیو سیّد خاندان سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو نہیں کھا سکتا"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی میں سیّد خاندان سے تعلق رکھتا ہوں"۔ ڈم ڈم نے جواب دیا۔

"مگر اب میری بیٹی کا کیا ہوگا"۔ ڈم ڈم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اب ہم پرستان چلتے ہیں۔ وہاں جاکر دیکھیں گے کہ کیا ہوسکتا ہے"۔ چھن چھنگو نے اُسے تسلّی دی۔ اور پھر اس کا بازو پکڑ کر اُسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے اُسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہا تو ڈم ڈم یہ دیکھکر حیران رہ گیا کہ اس وقت وہ عجیب و غریب اور ویران، سنسان پہاڑوں میں موجود تھے۔ یہ پہاڑ مختلف رنگوں کے تھے۔ کوئی پہاڑ گہرے سرخ رنگ کا تھا جبکہ اس کے ساتھ والا پہاڑ نیلا۔ کوئی سیاہ رنگ کا اور کوئی سبز رنگ کا۔ غرضیکہ مختلف رنگوں کے پہاڑ تھے مگر سب سُنسان اور ویران تھے ان پر نہ ہی کوئی درخت تھا اور نہ کوئی جھاڑی۔

"یہ کونسی جگہ ہے"؟ ڈم ڈم نے پوچھا۔

"ہم پرستان کے پاس موجود ہیں۔ ان پہاڑوں کی دوسری طرف پرستان ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا اور پھر وہ ڈم ڈم کو لئے پہاڑوں پر آگے بڑھنے لگا۔

یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں سونے کا ایک بڑا سا تخت بچھا ہوا تھا جس پر بڑے قیمتی ہیرے اور جواہرات جڑے ہوئے تھے اس تخت پر ایک انتہائی طاقتور مگر مکروہ اور ہیبت ناک شکل کا دیو لیٹا ہوا تھا۔ اس کے سر پر سینگ بارہ سنگھے کی طرح بڑے بڑے اور مڑے ہوئے تھے۔ ان سینگوں کے اوپر اس نے جواہرات کا بنا ہوا تاج پہنا ہوا تھا تخت کے دونوں طرف دس بارہ دیو ہاتھ باندھے مودّب کھڑے تھے جبکہ سامنے ایک خوبصورت سی لڑکی بیٹھی رو رہی تھی۔

"دیکھو زلیخا! ضد چھوڑ دو اور میرے ساتھ شادی کرلو۔ میں تمہیں پورے پرستان کی رانی بنا دونگا ورنہ یاد رکھو

اگر مجھے غصہ آگیا تو میں تمہاری بوٹی بوٹی علیحدہ کر دونگا" تخت پر لیٹے ہوئے دیو نے جو کامان دیو تھا انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"نہیں! میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔ مجھے واپس میرے باپ کے پاس بھجوا دو۔ میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں" سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ہوں، تو تم اس طرح نہیں مانوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے زبردستی کرنی پڑے گی" کامان دیو نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

اس نے زور سے تالی بجائی۔ اور تالی بجتے ہی کمرے کے بڑے سے دروازے سے ایک دیو اندر داخل ہوا۔ یہ کالا بھجنگ دیو تھا جس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ہنٹر تھا۔ اس نے اندر آکر کامان دیو کو جھک کر سلام کیا۔

"اس لڑکی پر اس وقت تک ہنٹر برساؤ جب تک یہ ہم سے شادی کرنے پر تیار نہ ہوجائے" کامان دیو نے کالے دیو کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر رحم کرو۔ مجھے مت مارو" لڑکی نے بری

طرح چیختے ہوئے کہا۔

مگر کالے جلاد دیو نے حکم ملتے ہی پوری قوت سے لڑکی پر ہنٹر برسانے شروع کر دیئے اور لڑکی کی دردناک چیخوں سے کمرہ گونجنے لگا۔ اس کے جسم سے خون بہنے لگا تھا۔ آخر وہ چیختے چیختے بے ہوش ہوگئی۔

"اسے اٹھاکر اس کے کمرے میں ڈال آؤ۔ آج کے لئے یہی سزا کافی ہے۔ کل پھر پوچھیں گے" کامان دیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جلاد دیو نے آگے بڑھ کر بیہوش زلیخا کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر لادا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہمارا ناشتہ حاضر کیا جائے" زلیخا کے جانے کے بعد کامان دیو نے دوبارہ تالی بجاتے ہوئے کہا۔

اس کے تالی بجاتے ہی کمرے کا دوسرا دروازہ کھلا اور تین دیو اپنے ہاتھوں میں تین انسانوں کو اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ یہ تینوں قوی ہیکل نوجوان تھے اور وہ دیوؤں کے ہاتھوں میں بری طرح تڑپ رہے تھے

"اسے لاؤ، یہ زیادہ اچھل رہا ہے" کامان دیو نے ایک نوجوان کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور دیو نے اس نوجوان کو کامان دیو کے ہاتھ میں دے دیا۔

کامان دیو نے اپنے بڑے بڑے ہاتھوں میں نوجوان کو مضبوطی سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ایک ہاتھ یوں جھٹکے سے توڑ لیا جیسے وہ کسی لکڑی کا بنا ہوا ہو۔ نوجوان کے حلق سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں اور کامان دیو اس نوجوان کا ہاتھ مزے سے کھانے لگا۔

نوجوان کے چیخنے کی کسی کو ذرا بھر بھی پرواہ نہ تھی۔ اس طرح کامان دیو نے پہلے اس کے ہاتھ کھائے پھر اس کی ٹانگیں توڑ کر کھائیں۔ پھر نوجوان کی گردن مروڑ کر اُسے مار ڈالا اور اس کے باقی جسم کو کھانے میں مصروف ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نوجوان کا تمام گوشت کھا گیا اور سامنے ہڈیوں کا ڈھیر جمع ہوگیا تھا پھر اس نے دوسرے نوجوان کو پکڑا جو خوف کے مارے بیہوش ہو چکا تھا اور پھر اس کا بھی یہی حشر ہوا۔

اس طرح کامان دیو نے تینوں انسانوں کو کھانے کے بعد ایک زور دار ڈکار لی اور تخت کے قریب پڑا ہوا شراب کا ایک بڑا سا مٹکا اٹھاکر منہ سے لگالیا۔ پورا مٹکا خالی کرنے کے بعد اس نے ایک مرتبہ پھر

زور دار ڈکار لی۔

"ان ہڈیوں کو یہاں سے ہٹاؤ"۔ کامان دیو نے اپنے دونوں طرف کھڑے ہوئے دیوؤں کو حکم دیا اور دیوؤں نے بڑی پھرتی سے تمام ہڈیاں اٹھالیں اور خون کے دھبے صاف کر دیئے۔

"گانے والی پریوں کو لے آؤ"۔ کامان دیو نے تخت پر لیٹتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہاں تین خوبصورت پریاں آگئیں اور انہوں نے جھک کر کامان دیو کو سلام کیا اور پھر ان میں سے ایک پری نے گانا شروع کردیا جبکہ دو ناچنے لگیں۔

کافی دیر تک پریوں کے ناچ گانے سے محظوظ ہونے کے بعد کامان دیو نے انہیں واپس جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ اُسے سلام کرکے باہر نکل گئیں۔

"ہمیں انسانوں کی دنیا میں گئے ہوئے کافی دن ہوگئے ہیں۔ کیوں نہ اب ہم بوڑھے جادوگر کے روپ میں وہاں کی سیر کریں"۔ کامان دیو نے ایک دیو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"جیسے آپ کی خوشی"۔ اس دیو نے بڑے مودبانہ انداز

میں جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ کامان دیو کچھ جواب دیتا، دروازے سے ایک دیو اندر داخل ہوا۔ اس نے جھک کر کامان دیو کو سلام کیا اور کہنے لگا۔

"حضور! بادشاہ سلامت آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں"۔

"بادشاہ آیا ہے۔ بلاؤ اُسے"۔ کامان دیو نے بڑے حقارت بھرے انداز میں کہا

اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا دیو اندر داخل ہوا جس نے سر پر سچے موتیوں کا تاج پہنا ہوا تھا اور ہاتھ میں شاہی عصا پکڑا ہوا تھا۔

"آیئے بادشاہ سلامت! آیئے یہیں میرے ساتھ تخت پر بیٹھ جائیں۔ اور سنایئے کیسے تکلیف کی"؟ کامان دیو نے گو یہ سب کچھ مؤدبانہ لہجے میں کہا مگر اس کی آواز میں مذاق اڑانے والا عنصر موجود تھا۔

"کامان! پرستان میں لوگ تمہارے ظلم کی وجہ سے بددل ہوتے جا رہے ہیں۔ ابھی کل مجھے شکایت ملی ہے کہ تم نے ایک بوڑھے جن کو اس لئے مار ڈالا ہے کہ اس نے تمہیں سلام نہیں کیا تھا"۔ بادشاہ

نے قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"ہاں بادشاہ سلامت! میں نے اُسے مار ڈالا ہے بھلا کس کی جرأت ہے کہ کامان کو دیکھے اور پھر اُسے سلام نہ کرے۔ اور جو لوگ میری شکایت کرتے ہیں ان کے نام مجھے بتلائیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے میری شکایت کی جرأت کرتے ہیں"۔ کامان دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو کامان! میں نے اب تک تمہیں بہت برداشت کیا ہے۔ میں یہاں کا بادشاہ ہوں۔ میں اگر حکم دوں تو پورے پرستان کے دیو تم پر ٹوٹ پڑیں گے مگر اس کے باوجود میں اس لئے تمہیں کچھ نہیں کہتا کہ شائد تم راہِ راست پر آجاؤ۔ میں خوامخواہ خون بہانا پسند نہیں کرتا"۔

"بادشاہ سلامت! آپ بادشاہ ہیں اور ہمارے ملک میں بادشاہ کو قتل نہیں کیا جاسکتا اس لئے میں خاموش ہوں ورنہ جو فقرے آپ نے مجھے کہے ہیں اگر کوئی اور کہتا تو میں ابھی اس کی گردن مروڑ دیتا اور دوسری بات یہ کہ تمام پرستان کے دیو میرے مقابلے میں آجائیں۔ آپ یہ حسرت بھی نکال لیں۔ میں

صرف طاقتور ہی نہیں ہوں بلکہ میں ایک بہت بڑا جادوگر بھی ہوں۔ میں نے سامری جادوگر سے جادو بھی سیکھا ہوا ہے۔ میں پلک جھپکنے میں تمام دیوؤں کو خون میں نہلا دونگا"۔ کامان دیو نے اپنی موٹی سی ران پر غصے سے مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"کامان! کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم کم سے کم پرستان میں رہ کر کسی کو تنگ نہ کرو۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ اگر تمہیں ظلم کرنے کا شوق ہے تو انسانوں کی دنیا میں چلے جاؤ۔ وہاں جاکر خوب کھل کھیلو۔ کم سے کم دیو تو تمہاری شرانگیزیوں سے بچ جائیں گے"۔ بادشاہ نے اس بار نرم لہجے میں کہا وہ شاید کامان کی بات سے خوفزدہ ہوگیا تھا۔

"جہاں میری مرضی آئے گی میں رہوں گا۔ جو میرا دل کہے گا میں کروں گا۔ آئندہ مجھے نصیحت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بس میں نے کہہ دیا۔ اب آپ جاسکتے ہیں"۔ کامان دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

بادشاہ خاموشی سے اٹھکر کھڑا ہوگیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کامان کو سمجھانا بے سود ہے۔

"دیکھو کامان! اللہ تعالیٰ کو ظلم پسند نہیں ہے وہ ضرور تمہیں سزا دینے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیج دیگا اور یہ بھی سُن لو کہ تمہارے بُرے وقت میں پرستان کا کوئی دیو یا پری تمہاری امداد نہیں کرے گا"۔ بادشاہ نے جاتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی کی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود ہر ایک سے نپٹنے کی طاقت اور قوت رکھتا ہوں"۔ کامان دیو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور بادشاہ خاموشی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

چھن چھنگو، پنگو اور ڈم ڈم پہاڑوں پر چلتے چلتے
تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں
پہاڑوں نے ایک سیدھی دیوار بنا دی تھی ان پہاڑوں
کے درمیان میں ایک بڑا سا دروازہ تھا جو چٹانوں
کا بنا ہوا تھا اور اس وقت بند تھا۔

"یہ پرستان کا دروازہ ہے اور یہ پہاڑ کوہ قاف
کہلاتا ہے"۔ چھن چھنگو نے ڈم ڈم کو بتلایا۔

"مگر ہم اس کے اندر کیسے جائیں گے؟ اندر تو
دیو ہوں گے جو ہمیں فوراً کھا جائیں گے"۔ ڈم ڈم
نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم گھبراؤ مت! میں جو تمہارے ساتھ ہوں"۔ چھن چھنگو
نے کہا۔ اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اس دروازے کی

طرف اٹھایا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ دروازے کی طرف
اٹھا، دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔

"آؤ اندر چلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ تینوں
دروازے کے اندر داخل ہوگئے۔ سامنے انتہائی خوبصورت
باغ تھا جو دور دور تک پھیلا ہوا تھا بڑے خوبصورت
محل نما مکان تھے اور پھر انہوں نے وہاں دیوؤں
اور پریوں کو اڑتے اور گھومتے ہوئے دیکھا۔

ابھی وہ وہیں کھڑے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے کہ
اچانک چند دیوؤں کی نظر ان پر پڑگئی۔ وہ تیزی سے
ان کی طرف لپکے۔

"کون ہو تم اور اندر کیسے آئے؟ دروازہ کس نے
کھولا ہے"؟ ایک دیو نے انتہائی سخت لہجے میں
ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دروازہ ہم نے خود کھولا ہے۔ پہلے تم یہ بتلاؤ
کہ کامان دیو یہیں رہتا ہے"؟ چھن چھنگو نے بڑے
اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں! وہ یہیں رہتا ہے۔ کیوں کیا کام ہے تمہیں
اس سے"؟ اسی دیو نے پوچھا۔

"میں اس ظالم دیو کو ختم کرنے کے لئے آیا ہوں۔

مجھے اس کے مکان تک لے چلو"۔ چھن چھنگو نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"تم، اور کامان دیو کا مقابلہ کروگے۔ کیا پدی اور
کیا پدی کا شوربہ۔ وہ بڑے بڑے طاقتور دیوؤں کی
گردن ایک لمحے میں مروڑ دیتا ہے۔ تم اس سے مقابلہ
کروگے۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو"۔ اس دیو نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"بس تم ایک بار مجھے وہاں تک لے چلو۔ پھر تماشہ
دیکھو"۔ چھن چھنگو نے اس کی بات کا بُرا نہ مانتے ہوئے
جواب دیا۔

"پہلے تمہیں بادشاہ سلامت کے حضور پیش کیا جائے
گا۔ وہ تمہیں بلااجازت پرستان میں داخلے کی سزا دے
گا"۔ اس دیو نے جواب دیا اور آگے بڑھ کر اُسے پکڑنے
لگا۔

"ٹھہرو! ہمیں پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے ہم خود بادشاہ
کے پاس چلنے کے لئے تیار ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور
دیو رک گیا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر سر ہلاکر کہنے لگا۔

"چلو ٹھیک ہے خود ہی چلو"۔

چنانچہ وہ ان دیوؤں کے ہمراہ آگے بڑھنے لگے۔ انہیں

دیکھکر بہت سی پریاں اور دیو بھی ان کے اردگرد اکٹھے
ہوگئے۔ اور اب ان کے پیچھے اچھا خاصا مجمع لگ گیا۔
وہ سب بڑی حیرت سے اِدھر اُدھر کا ماحول دیکھ
رہے تھے خوبصورت پریوں اور خوبصورت باغ باغیچوں
کو دیکھ کر وہ بڑے خوش ہو رہے تھے مگر لمبے
تڑنگے اور ہیبت ناک دیوؤں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا
تھا جیسے وہ زبردستی اس خوبصورت جگہ میں گھس
آئے ہوں۔

چلتے چلتے وہ ایک بہت بڑے محل کے سامنے
پہنچ گئے۔ یہ تمام محل سونے کا بنا ہوا تھا اور اس
پر انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے
جو سورج کی روشنی میں یوں چمک رہے تھے جیسے
عمارت پر بہت سے ستارے چمک رہے ہوں۔

وہ سمجھ گئے کہ یہی شاہی محل ہوگا۔ محل کے
دروازوں پر خوفناک قسم کے دیو پہرہ دے رہے تھے
انہیں ساتھ لے آنے والے دیو نے آگے بڑھ کر ان
سے باتیں کیں اور پھر انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ ان
کے پیچھے پریوں اور دیوؤں کا آنے والا مجمع دروازے
سے باہر رہ گیا جبکہ وہ اس دیو سمیت اندر داخل

ہو گئے۔

مختلف باغوں اور راستوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بہت بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں بہت بڑی بڑی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ دیو نے انہیں ان کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ ایک کمرے میں گھس گیا۔

پنگو بندر اچھل کر ایک کرسی کی پشت پر چڑھ بیٹھا جبکہ ڈم ڈم اور چھن چھنگو دوسری کرسیوں پر بیٹھ گئے یہ کرسیاں اتنی بڑی تھیں کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ایک بہت بڑے کمرے میں چھوٹا سا ایک چوہا بیٹھا ہو۔

ابھی انہیں کرسیوں پر بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ دروازہ کھلا اور بوڑھا بادشاہ اندر داخل ہوا۔ یہ ایک قوی ہیکل بوڑھا دیو تھا جس نے سر پر تاج اور ہاتھ میں شاہی عصا پکڑا ہوا تھا۔ یہ عصا بھی اتنا لمبا چوڑا تھا جیسے کسی بڑے درخت کا تنا ہو۔

چھن چھنگو اور ڈم ڈم نے اٹھکر بادشاہ کو سلام کیا اور بادشاہ ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے ایک بڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ بغور انہیں دیکھ رہا تھا۔

اس کے چہرے پر ہلکی سی کرختگی اور ناگواری ابھر آئی تھی۔ جیسے انہیں دیکھ کر اُسے مایوسی ہوئی ہو۔

"کون ہو تم اور بغیر اجازت پرستان میں کیوں داخل ہوئے ہو"؟ بادشاہ نے بڑے باوقار لہجے میں ان سے مخاطب ہوکر پوچھا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست پنگو بندر ہے۔ یہ ہمارا ساتھی ڈم ڈم ہے۔ میرے ساتھی ڈم ڈم کی لڑکی زلیخا کو پرستان کا ظالم دیو کامان اٹھا لایا ہے۔ ہم اس سے وہ لڑکی واپس لینے آئے ہیں اور اُسے اس کے ظلم کی سزا بھی دیں گے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھلا اس دیو کو کیا سزا دے سکتے ہو۔ تمہیں تو دیو پھونک مار دے تو تم تینوں اڑکر سو میل دور جاگرو"۔ بادشاہ نے ناگوار سے لہجے میں جواب دیا۔

"بادشاہ سلامت! بظاہر آپ کی بات سچ ہے مگر آپ کو نہیں معلوم کہ ظالموں کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کی حمایت اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑی طاقت کوئی نہیں ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تمہاری بات بالکل ٹھیک ہے مگر بہرحال کوئی جوڑ

بھی تو ہونا چاہیئے۔ کامان دیو انتہائی ظالم، مغرور اور
طاقتور ہے۔ پرستان کا کوئی بھی دیو اس سے جنگ
میں نہیں جیت سکتا۔ دوسری بات یہ کہ وہ سامری
جادوگر کا شاگرد بھی ہے اس لئے بہت بڑا جادوگر
بھی ہے۔ اب تم بتلاؤ کہ تم کیا کر سکتے ہو۔ تم مجھے
معصوم سے انسان لگتے ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے
کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اگر کامان دیو کو علم ہوگیا
تو پھر تمہاری موت یقینی ہے"۔ بادشاہ نے ہمدردانہ
لہجے میں کہا۔

"نہیں بادشاہ سلامت! ہم جو ارادہ کرکے آئے ہیں
اُسے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ضرور پورا کریں گے"۔ چھن چھنگو
نے جواب دیا۔

"تمہاری مرضی، اگر تم مرنا ہی چاہتے ہو تو میں کیا
کرسکتا ہوں۔ اب بھی وقت ہے سوچ لو"۔ بادشاہ نے
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ہمدردی کا شکریہ بادشاہ سلامت! مگر یقین
کیجئے ہم اس ظالم کو ایسی سزا دیں گے کہ پرستان
کے رہنے والے صدیوں تک یاد رکھیں گے"۔ چھن چھنگو
نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ہوں! اگر ایسا ہو جائے تو صرف ہمیں ہی کیا
پورے پرستان کو اس سے خوشی ہوگی"۔ بادشاہ نے
کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

پھر بادشاہ نے ایک دیو کو حکم دیا کہ ان ——
کو کامان دیو کے محل میں پہنچا دیا جائے اور ان کے
ساتھ جو حشر ہو۔ واپس آکر اُسے بتلایا جائے۔

دیو ان تینوں کو لے کر شاہی محل سے باہر نکلا
اور پھر مختلف راستوں پر چلتے ہوئے وہ ایک اور
محل کے سامنے پہنچ گئے جو بادشاہ کے محل سے بھی
زیادہ خوبصورت اور بڑا تھا۔

"یہ کامان کا محل ہے۔ میں اندر نہیں جاؤنگا۔ تم
خود چلے جاؤ"۔ دیو نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ٹھیک ہے، ہم خود چلے جائیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا
اور پھر وہ محل کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

محل کا دروازہ بند تھا اور اس کے باہر بھی کوئی
دربان موجود نہیں تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر
چھن چھنگو نے پنگو کو کندھے پر بٹھایا اور ڈم ڈم کا بازو
پکڑ کر اُسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔

ڈم ڈم نے آنکھیں بند کرلیں۔ چند لمحوں بعد اس

نے اُسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہا۔

ڈم ڈم نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں اس نے دیکھا کہ وہ سب ایک بہت بڑے کمرے میں موجود ہیں جس کے درمیان ایک بہت بڑی اور انتہائی خوبصورت مسہری موجود ہے جس پر ایک انتہائی ہیبت ناک مگر لحیم و شحیم دیو سویا ہوا تھا۔ وہ زور زور سے خراٹے لے رہا تھا۔ اس کے خراٹوں سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کمرے میں زلزلہ آیا ہوا ہو۔

"یہی کامان دیو ہے"؛ ڈم ڈم نے آہستہ سے پوچھا۔

"ہاں! یہی ظالم کامان دیو ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔ پھر اس نے پنگو کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پنگو اس کے کندھے سے اتر کر مسہری پر چڑھ گیا اور اس نے جاکر کامان دیو کے منہ پر زور سے چپت ماری۔

چپت کھاتے ہی کامان دیو ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اس نے بڑی غضیلی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ اسی لمحے پنگو نے اچھل کر اس کے منہ پر ایک اور چپت ماری اور چھلانگ لگاکر چھن چھنگو کے کندھے پر آ بیٹھا۔

اب تو کامان دیو کا غصّے کے مارے بُرا حال ہوگیا

وہ اچھل کر مسہری سے نیچے اتر آیا اور پھر جب اس کی نظریں چھن چھنگو اور ڈم ڈم پر پڑیں تو وہ حیرت سے بت بنا کھڑا رہ گیا۔ وہ تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ کوئی انسان بغیر اس کی اجازت کے یوں پرستان میں اور خاص طور پر اس کی خواب گاہ میں داخل ہو سکتا ہے۔

"کون ہو تم"؛ اس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پھاڑ کھانے والے لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے۔ یہ میرا دوست پنگو بندر ہے اور یہ وہ ڈم ڈم ہے جس کی بیٹی زلیخا کو تم اٹھاکر لاتے تھے"۔ چھن چھنگو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم میری خوابگاہ میں داخل ہو"۔ کامان دیو نے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتلاؤ کہ ڈم ڈم کی بیٹی زلیخا کہاں ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"وہ میرے قبضے میں ہے۔ میں اس سے شادی کرونگا"۔ کامان دیو نے جواب دیا۔

"اُسے اس کے باپ کو واپس کردو"۔ چھن چھنگو نے
کامان دیو کو تقریباً ڈانٹتے ہوئے کہا۔
"تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے ڈانٹو۔ میں ابھی
تمہاری ہڈیاں توڑتا ہوں"۔ کامان دیو نے غصے کی شدت
سے چھن چھنگو کو زور سے تھپڑ مارنے کی کوشش
کی۔ مگر چھن چھنگو تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور
کامان دیو اپنے ہی زور میں گھومتا چلاگیا۔
جیسے ہی کامان دیو کی پشت ان کی طرف ہوئی
پنگلو بندر نے چھلانگ لگائی اور کامان دیو کی گردن کی
پشت پر اپنے دانت جما دیئے۔
کامان دیو چیخ مار کر پلٹا اور اس نے اپنے لمبے
ہاتھوں سے پنگلو کو پکڑنے کی کوشش کی مگر پنگلو
چھلانگ لگا کر ایک طرف ہوگیا۔
پھر جیسے ہی کامان دیو اس کی طرف جھپٹا۔ اچانک
چھن چھنگو نے اپنا ہاتھ اونچا کرکے الٹا دیا۔ اس کا
ہاتھ الٹتے ہی کامان دیو اچھل کر سر کے بل الٹا
کھڑا ہوگیا۔
"اب ہمارے پیچھے آؤ۔ ہم تمہارا جلوس پورے پرستان
میں نکالیں گے"۔ چھن چھنگو نے مڑکر دروازے کی طرف

جاتے ہوئے کہا۔
کامان دیو بھی سر کے بل چلتا ہوا چھن چھنگو کے
پیچھے آنے لگا۔ اس کے چہرے سے یوں محسوس ہوتا
تھا جیسے کوئی طاقت اُسے چھن چھنگو کے پیچھے چلنے
پر مجبور کر رہی ہو۔
"ٹھہرو چھن چھنگو میری بات سنو"۔ اچانک کامان دیو
نے منت بھرے لہجے میں کہا۔
"کیا بات ہے"؟ چھن چھنگو نے مڑکر پوچھا۔
"بات سنو! میں ڈم ڈم کی بیٹی زلیخا واپس کرنے
کو تیار ہوں۔ مجھے اس طرح رسوا نہ کرو"۔ کامان دیو
نے کہا۔ اس کا لہجہ درد بھرا تھا۔
"مگر میں تمہیں تمہارے ظلم اور غرور کی سزا دینا
چاہتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"نہیں! مجھے معاف کردو۔ آئندہ میں نہ ہی ظلم کرونگا
اور نہ ہی غرور"۔ کامان دیو نے جواب دیا۔
"اس کی باتوں میں نہ آنا چھن چھنگو! یہ بھی بعد میں
جاگونہ جن[1] کی طرح مکر جائیگا"۔ پنگلو نے اچانک کہا۔
"ہاں! تم بعد میں مکر جاؤ گے"۔ چھن چھنگو نے کامان دیو
سے مخاطب ہوکر کہا۔

---

[1]:- اس کیلئے پڑھیئے چھن چھنگو سیریز کا دلچسپ ترین ناول "چھن چھنگو اور جاگونہ جن"

"نہیں! مجھے دیوؤں کے دیوتا کی قسم۔ میں تم سے سچا وعدہ کر رہا ہوں"۔ کامان دیو نے جواب دیا۔ اور چھپن چھنگو کو یقین آگیا۔ اس نے ہاتھ اس کی طرف اٹھاکر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا تو کامان دیو اچھل کر سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اب وہ چھپن چھنگو کی طاقت سے آزاد ہوگیا تھا۔

"شکریہ چھپن چھنگو"! کامان دیو نے پُراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کی ضرورت نہیں۔ پہلے ڈم ڈم کی بیٹی زلیخا کو ہمارے حوالے کرو"۔ چھپن چھنگو نے کہا۔

"تم لوگ یہیں بیٹھو۔ میں اُسے جاکر لے آتا ہوں"۔ کامان دیو نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلاگیا۔

"کہیں یہ ہم سے دھوکا نہ کرے"۔ ڈم ڈم نے پہلی بار زبان کھولی۔

"اگر دھوکا کریگا تو خود نقصان اٹھائے گا ہمارا کیا بگاڑے گا"۔ چھپن چھنگو نے جواب دیا۔ اور مسہری پر بیٹھ گیا۔ اس کے مسہری پر بیٹھتے ہی پنگو اور ڈم ڈم بھی مسہری پر چڑھ گئے۔

کامان دیو اپنی خوابگاہ سے نکلا اور پھر آندھی اور طوفان کی طرح بھاگتا ہوا سیدھا اپنے محل کے اس حصّے کی طرف جانے لگا جو اس نے سامری جادوگر کی عبادت گاہ کے طور پر بنایا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ غصّے اور ذلّت کے احساس سے سیاہ ہو رہا تھا آنکھیں جیسے شعلے اگل رہی تھیں۔

کامان دیو ایک چھوٹے سے بچے کے ہاتھوں ذلیل ہوا تھا۔ ابھی وہ سوچ رہا تھا کہ ذلت کی انتہا سے بچ گیا ہے۔ اگر وہ الٹا ہوکر اس بچے کے پیچھے پرستان کی سڑکوں پر گھومتا تو اس کا کیا حشر ہوتا۔ اُسے موت بھی پناہ نہ دیتی۔ اب وہ ہر قیمت پر اس بچے سے انتقام لینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ یہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ

اس کا جادو اس بچے پر نہ چل سکا تھا۔ بلکہ اس لڑکے
نے جو اپنا نام چھن چھنگو بتلا رہا تھا ایک ہی وار
میں اُسے الٹا کردیا تھا۔

گو کامان دیو نے وقتی طور پر وعدہ کرکے اپنے
آپ کو ذلت سے بچا لیا تھا مگر اب وہ اس کا
انتقام لینے کے لئے بےچین ہورہا تھا۔ چنانچہ تقریباً بھاگتا
ہوا وہ عبادت گاہ والے حصے میں پہنچ گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کی دیواروں، چھت
اور فرش کا رنگ گہرا سیاہ تھا۔

کمرے کے ایک کونے میں سرخ رنگ کے ایک بن مانس
کا بُت موجود تھا جس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی۔

کامان دیو نے اندر داخل ہوکر کمرے کا دروازہ بند
کیا اور پھر سیدھا اس بن مانس کے بُت کے سامنے
جاکر بیٹھ گیا اور کافی دیر تک منہ ہی منہ میں کچھ
بڑبڑاتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد اس بُت کے گرد سیاہ رنگ کا
دھواں منڈلانے لگا۔ پھر آہستہ آہستہ وہ بُت اس
دھوئیں میں چھپ ساگیا۔

"سامری جادوگر! میری مدد کرو۔ سامری جادوگر میری

مدد کرو"۔ کامان دیو نے بُت کے سامنے ہاتھ جوڑتے
ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے کامان دیو! تم کیوں پریشان ہو؟"
سامری جادوگر کی آواز سنائی دی۔

"سامری جادوگر! تم کو تو علم ہے کہ ایک لڑکا
جو اپنا نام چھن چھنگو بتاتا ہے اس وقت میری خوابگاہ
میں موجود ہے۔ اس پر میرا کوئی جادو نہیں چل سکا۔
بلکہ اس نے مجھے الٹا کر دیا تھا۔ میں اس سے
انتقام لینا چاہتا ہوں۔ مجھے کوئی ترکیب بتلاؤ"۔ کامان دیو
نے کہا۔

"ہاں! مجھے سب باتوں کا علم ہے مگر کامان دیو
اس بار تم بُری طرح پھنس گئے ہو۔ یہ چھن چھنگو جسے
تم لڑکا کہہ رہے ہو، انتہائی پُراسرار طاقتوں کا مالک
ہے۔ یہ طاقتیں اتنی بڑی اور عظیم ہیں کہ تم تو تم
میں خود ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اور وہ فیصلہ کر
چکا ہے کہ تمہیں ختم کردے"۔ سامری جادوگر کی آواز
سنائی دی۔

سامری جادوگر کی بات سُنکر کامان دیو کے چہرے
پر مایوسی سی چھاگئی۔

"تو کیا میں جو اپنے آپ کو دنیا کا سب سے
عظیم جادوگر سمجھتا تھا اور تمہارا شاگرد ہونے پر فخر
کرتا تھا۔ ایک بچے کے ہاتھوں رسوا ہو جاؤں گا"۔
کامان دیو نے کہا۔
"مایوس نہیں ہونا چاہیئے کامان دیو! ہر کام کا
ایک طریقہ ہوتا ہے۔ ہر جگہ نہ طاقت کام آتی ہے اور
نہ جادو۔ کہیں کہیں عقل سے بھی کام لینا پڑتا ہے"۔
سامری جادوگر نے جواب دیا۔
"بس مجھے کوئی راستہ بتلادو۔ میں رسوا اور ذلیل نہیں
ہونا چاہتا"۔ کامان دیو نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"سنو کامان! تمہیں پہلے چھن چھنگو کی طاقتوں کا توڑ
کرنا پڑے گا۔ جب اس کی طاقتیں ختم ہو جائیں تو
پھر بڑے اطمینان سے اس کی گردن مروڑ دینا"۔ سامری
جادوگر نے کہا۔
"مجھے بتلاؤ۔ اس کی طاقتوں کا کیا توڑ ہے"۔ کامان
دیو نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔
"یوں تو اس کی طاقتوں کے بہت سے توڑ ہیں
مگر ان کے لئے تمہیں بہت کوشش کرنی
البتہ ایک توڑ ایسا ہے جو تم یہیں اس

آسانی سے کرسکتے ہو"۔ سامری جادوگر نے جواب دیا۔
"وہ کونسا توڑ ہے؟ مجھے جلدی بتلاؤ"۔ کامان دیو
نے پوچھا۔
"ایسا کرو، تمہارے محل کے پائیں باغ میں ایک
ویران سا کنواں ہے جسے چاہ عنب عنب کہتے ہیں
اگر تم ایک بار چھن چھنگو کو اس میں دھکا دے
دو تو اس کی تمام طاقتیں ختم ہو جائیں گی"۔ سامری
جادوگر نے بتلایا۔
"یہ تو بہت آسان سی بات ہے۔ میں ابھی کر
گزرتا ہوں"۔ کامان دیو نے کہا۔
"پہلے میری بات سُن لو۔ اس میں ایک پیچیدگی البتہ
موجود ہے۔ جب تم چھن چھنگو کو اس کنوئیں میں دھکا
دوگے تو اس کی تمام صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی اور
اسی وقت تمہارا جادو بھی ختم ہو جائے گا۔ بس تم
خالی دیو ہی رہ جاؤگے"۔ سامری جادوگر نے کہا۔
"تو کیا میں دوبارہ جادو کی طاقت حاصل نہیں کر
سکوں گا"؟ کامان دیو نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
"اس کے لئے تمہیں چالیس دن تک کڑی مشقت
کرنی پڑے گی تب جاکر دوبارہ تمہیں جادو کی طاقت

حاصل ہوگی۔" سامری جادوگر نے جواب دیا۔

"تو کوئی بات نہیں۔ میں اس مصیبت سے نجات حاصل کر لوں، پھر چالیس دن تو کیا، میں ایک سال تک مشقت کر لونگا۔" کامان دیو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر جاؤ اور کسی طرح چھن چھنگو کو اس کنوئیں چاہ غب غب میں پھینک دو۔" سامری جادوگر نے کہا۔

کامان دیو نے سلام کیا اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

کمرے سے باہر نکل کر وہ تیزی سے چلتا ہوا دوبارہ اپنی خوابگاہ کی طرف بڑھا۔ جب وہ خوابگاہ میں پہنچا تو ڈم ڈم اور چھن چھنگو مسہری پر بیٹھے تھے جبکہ پنگو بندر مسہری کی چھت پر چڑھا ہوا تھا۔

"لے آئے ہو زلیخا کو"؟ چھن چھنگو نے کامان دیو سے پوچھا۔

زلیخا کا باپ ڈم ڈم بھی اشتیاق سے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔

"وہ مجھ سے خوفزدہ ہے۔ میں نے اُسے بہت کہا ہے کہ وہ میرے ساتھ چلے۔ اس کا باپ آیا ہوا

ہے مگر وہ مانتی ہی نہیں۔ کہتی ہے کہ تم مجھے مار ڈالو گے۔ جب میں نے اُسے یہاں لے آنے کے لئے زبردستی پکڑنا چاہا تو اس نے خوفزدہ ہوکر ایک ویران گہرے کنوئیں میں چھلانگ لگا دی۔" کامان دیو نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"ارے کہیں اُسے چوٹ تو نہیں آئی"؟ ڈم ڈم نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"بے فکر رہو، وہ قطعی محفوظ ہے۔ وہ کنواں گہرا ضرور ہے مگر خشک ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نے زبردستی اُسے کنوئیں سے نکالا تو کہیں خوف کے مارے وہ مر نہ جائے۔ اس لئے تم میرے ساتھ چلو تم جھک کر کنوئیں کی منڈیر سے اُسے اپنی شکل دکھلا دو۔ پھر اُسے میری بات کا یقین آ جائے گا اور پھر میں اُسے کنوئیں میں ہاتھ ڈال کر اوپر اٹھا لونگا اور تمہارے حوالے کر دونگا۔" کامان دیو نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"۔ ڈم ڈم نے کہا اور وہ مسہری سے نیچے اتر آیا۔

"دیکھو کامان! ایک بار پھر بتلا دوں کہ میرے ساتھ دھوکا کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ ورنہ پھر میں تمہیں

کسی حالت میں بھی معاف نہیں کرونگا۔" چھپن چھنگو
نے مسہری سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"تم قطعی بےفکر رہو چھپن چھنگو! کامان دیو کا
وعدہ پکا ہوگا۔" کامان دیو نے اُسے تسلّی دیتے
ہوئے کہا۔ اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے محل کے اس
حصے کی طرف چل پڑا۔ جہاں وہ کنواں موجود تھا۔ اور
پھر کنوئیں کی منڈیر پر پہنچ کر وہ رک گئے۔
"اس کنوئیں میں زلیخا موجود ہے۔ اُسے جھک کر
اپنی آمد کا یقین دلاؤ۔" کامان دیو نے کہا۔ اور پھر
چھپن چھنگو اور ڈم ڈم دونوں جھک کر کنوئیں کی گہرائی
میں جھانکنے لگے۔ اور اُسی لمحے کامان دیو نے ان
دونوں کو ایک زور دار جھٹکا دیا اور وہ دونوں سر
کے بل اس کنوئیں میں جاگرے۔
"ہا۔ ہا۔ ہا۔ کامان دیو سے لڑنے آئے تھے اب
تمہاری طاقتیں ختم ہوگئی ہیں۔ اب میں تمہاری گردنیں
مروڑ کر تمہارا گوشت کھاؤں گا۔" کامان دیو نے ان
کے گرتے ہی زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔
"تم نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے کامان دیو!
اور اس کا نتیجہ تمہارے حق میں بہت بُرا ثابت

ہوگا۔" کنوئیں کی تہہ میں سے چھپن چھنگو کی ہلکی سی
آواز سنائی دی۔
"ہا۔ ہا۔ پہلے تم اپنی جان کی خیر مناؤ۔ اب تم
کچھ دیر یہیں رہو۔ میں تمہیں پورے پرستان کے سامنے
کھاؤں گا۔ تمہیں ضرور بادشاہ نے بھیجا ہوگا تاکہ تم
میرا خاتمہ کرسکو اور میں تمہیں بادشاہ کے سامنے ہی
ہلاک کرونگا۔" کامان دیو نے کہا اور پھر انہیں کنوئیں کی
تہہ میں چھوڑ کر خود واپس محل کی طرف چلا گیا۔
اُسے یقین تھا کہ طاقتیں ختم ہونے کے بعد دونوں
اتنے گہرے کنوئیں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ مگر اس
سے ایک غلطی ہوگئی کہ وہ ان کے تیسرے ساتھی پنگلو
بندر کو بھول گیا تھا جو ان دونوں کے کنوئیں میں
گرتے ہی خاموشی سے پیچھے ہٹ کر ایک درخت پر
چڑھ گیا تھا۔
جب کامان دیو باغ سے باہر نکل گیا تو وہ درخت
سے نیچے اترا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے جھک کر
کنوئیں میں جھانکا۔ کنواں واقعی بیحد گہرا تھا اس نے
سوچا کہ کامان دیو کی واپسی سے پہلے پہلے چھپن چھنگو
اور ڈم ڈم کو کنوئیں سے باہر نکلنا چاہیئے۔ مگر وہ

انہیں نکالے کیسے۔ کنواں اتنا گہرا تھا کہ اس میں بغیر
رسی کی مدد سے باہر نکلنا بے حد مشکل تھا۔

پنگو کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے
محل کی طرف واپس دوڑ گیا۔ اس کی رفتار میں بے انتہا
تیزی تھی۔ دربان دیووں کی نظروں سے بچتا ہوا وہ
مختلف کمروں میں گھومتا رہا۔ پھر ایک کمرے میں اُسے
ایک رسّی کا گچھا نظر آگیا۔ گچھا کافی بڑا تھا اور
رسی بھی خاصی مضبوط معلوم ہو رہی تھی۔

چنانچہ پنگو نے اس گچھے کو گھسیٹ کر کمرے
سے باہر نکالا اور پھر اُسے گھسیٹتا ہوا سیدھا اس
باغ کی طرف لے گیا۔ گچھا کافی بھاری تھا اور اسے
گھسیٹنے کے لئے پنگو کو بڑا زور لگانا پڑ رہا تھا مگر
اس نے ہمت نہ ہاری اور وہ اسے گھسیٹتا چلا گیا۔
کنوئیں کے پاس لے جاکر اس نے گچھا کھولا اور
پھر اس کا ایک سرا اس نے ایک درخت کے
تنے سے پھرتی سے باندھ دیا اور پھر گچھے کو کھولنے
لگا۔ جب پورا گچھا کھل گیا تو اس نے اس کا
دوسرا سرا کنوئیں میں پھینک دیا۔ اور پھر وہ رسّی
کو دھکیل کر نیچے پھینکنے لگا۔ جب تمام رسّی کنوئیں

میں چلی گئی تو اس نے جھک کر دیکھا تو رسّی کنوئیں
کی تہہ تک پہنچ چکی تھی۔ پھر اُسے رسی ہلتی ہوئی
محسوس ہوئی۔ وہ سمجھ گیا کہ کوئی رسی کے ذریعے اوپر
آرہا ہے۔ وہ کنوئیں میں جھانکتا رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد
اس نے دیکھا کہ ڈم ڈم جادوگر رسی کے ذریعے اوپر آرہا
تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اوپر چڑھ آیا اور اس نے رسّی
کو زور سے ہلایا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد چھن چھنگو بھی
رسی کے ذریعے اوپر آگیا۔

"بہت اچھے پنگو! تم واقعی بے حد ذہین اور سچے
دوست ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو، کہیں نکل چلنے کی کوشش کرو
کامان دیو ابھی واپس آجائے گا اور ہم پھر پھنس جائیں
گے"۔ پنگو نے کہا۔

"ہاں چلو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ تینوں تیزی
سے چلتے ہوئے محل کی دیوار کے قریب پہنچ گئے اس
دیوار کے قریب ہی ایک بڑا سا درخت تھا وہ اس
درخت پر چڑھ کر دیوار پر پہنچ گئے اور وہاں سے
چھلانگیں مار کر نیچے آگئے۔ اور پھر تیزی سے چلتے ہوئے
وہ ایک اور مکان میں پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا

مکان تھا۔ انہوں نے سوچا کہ ہم فوراً اس مکان میں چھپ جائیں۔ بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

جیسے ہی وہ تینوں مکان میں داخل ہوئے اچانک ان کی گردنوں پر کسی کی گرفت مضبوط ہوئی اور وہ ہوا میں اٹھتے چلے گئے۔

کامان دیو چھن چھنگو اور ڈم ڈم کو کنوئیں میں دھکیل کر واپس اپنے محل کی طرف گیا۔ وہ خوش تھا بیحد خوش۔ اس نے اپنے ایک بہت بڑے دشمن کو بےبس کر دیا تھا۔

محل سے نکل کر وہ سیدھا شاہی محل کی طرف بڑھ گیا۔ خوشی اور فخر سے وہ اکڑا ہوا تھا۔ شاہی محل میں پہنچ کر وہ سیدھا بادشاہ کے خاص کمرے میں پہنچا۔

بادشاہ اُسے یوں اچانک آتے دیکھکر چونک پڑا۔

"کیسے آئے ہو کامان دیو؟" بادشاہ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے میرے خاتمے کے لئے ایک پُراسرار طاقتوں

کے مالک لڑکے کو بھیجا تھا مگر میں آپ کو اطلاع دینے
آیا ہوں کہ میں نے اُسے بےبس کردیا ہے اور اس
وقت وہ ایک کنوئیں میں قید ہے۔ میں کل ایک
جشن منا رہا ہوں تاکہ سب کے سامنے اُسے کھاؤں
اس لیے آپ کو بھی شرکت کی دعوت ہے۔" کامان دیو
نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اُسے تمہارے پاس بھیجا ضرور تھا مگر
اس میں میرے ارادے کا کوئی دخل نہیں تھا وہ
پرستان میں آیا ہی تمہاری خاطر تھا اس کا دعویٰ
تھا کہ وہ تمہیں شکست دیدے گا میں نے اُسے
پہلے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ باز نہیں آیا۔
چنانچہ میں نے اُسے تمہارے پاس روانہ کردیا تاکہ
اُسے خود پتہ چل جائے کہ وہ کتنے پانی میں ہے۔"
بادشاہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ جیسا آپ کہہ رہے ہیں ویسے
ہی ہوگا۔ بہرحال کل آپ دعوت میں ضرور شرکت
کریں۔" کامان دیو نے کہا اور پھر وہ واپس نکل آیا۔
وہ خوش تھا بیحد خوش۔ پھر اس کے دربانوں نے پورے
پرستان میں اس دعوتِ عام کا اعلان کردیا اور وہاں

سے فارغ ہوکر وہ سیدھا سامری جادوگر کی عبادت گاہ
میں داخل ہوا۔

کامان دیو نے منتر پڑھ کر سامری جادوگر کو بلایا
اور اُسے اپنی کامیابی کی خبر سنائی۔

"ہاں! واقعی تم نے کامیابی حاصل کرلی ہے مگر
تم ابتدائی کامیابی میں ہی سب کچھ بھول گئے ہو۔"
سامری جادوگر نے اُسے بتایا۔

"کیا مطلب، میں سمجھا نہیں۔" کامان دیو نے الجھے
ہوتے لہجے میں کہا۔

"چھن چھنگو اور ڈم ڈم اس وقت کنوئیں میں نہیں
ہیں۔ وہ وہاں سے نکل کر بھاگ جانے میں کامیاب
ہوگئے ہیں۔" سامری جادوگر نے اُسے بتایا۔

"ارے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اتنے گہرے کنوئیں سے
وہ کیسے نکل سکتے ہیں جبکہ ان کی صلاحیتیں ختم ہو
چکی ہیں۔" کامان دیو نے کہا۔ اس کے لہجے سے معلوم
ہوتا تھا جیسے وہ یہ خبر سنکر بیحد پریشان ہوگیا ہو۔

"صلاحیتیں ختم ہونے کے باوجود وہ نکل گئے ہیں
دراصل تم ان کے تیسرے ساتھی بندر کو بھول گئے
تھے۔ تمہارے وہاں سے چلے آنے کے بعد اس بندر

نے تمہارے محل کے ایک کمرے سے رسّی کا ایک
گچھا گھسیا اور اس رسی کے ذریعے وہ وہاں سے
نکل آنے میں کامیاب ہوگئے۔" سامری جادوگر نے اُسے
تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"تو اب وہ کہاں ہیں"؟ کامان دیو نے پوچھا۔

"وہ محل سے باہر نکل گئے ہیں اور تم جانتے ہو
کہ میں تمہیں محل سے باہر کی بات نہیں بتا سکتا۔ یہ
تمہارا میرا پہلے سے معاہدہ ہے اور اب تمہارے اندر
جادو کی طاقت بھی ختم ہوچکی ہے۔ اس لئے خود ہی
انہیں ڈھونڈو۔ بہرحال وہ ہیں پرستان میں۔" سامری جادوگر
نے کہا۔

"ٹھیک ہے! میں انہیں فوراً تلاش کرتا ہوں۔ وہ
میرے دیوؤں کی نظر سے نہیں چھپ سکتے اور مجھے
انہیں فوراً ڈھونڈنا ہے کیونکہ میں پورے پرستان میں
دعوتِ عام کا اعلان کرچکا ہوں۔ اگر کل میں نے
انہیں وہاں تمام دیوؤں کے سامنے نہ کھایا تو میری
بڑی بےعزتی ہوگی۔" کامان دیو نے جواب دیا۔

"ہاں جاؤ اور انہیں ڈھونڈو"۔ سامری جادوگر نے کہا۔
اور کامان دیو اُسے سلام کرکے اٹھا اور پھر تیزی سے

کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی
کے آثار نمایاں تھے۔

وہ سیدھا اپنے خاص کمرے میں آیا اور اس نے
اپنے خاص دیوؤں کو طلب کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں
دس دیو پہنچ گئے۔ کامان دیو نے تمام صورتحال ان کے
سامنے رکھ دی اور کہنے لگا۔ کہ ان تینوں کو فوری
طور پر ڈھونڈنا انتہائی ضروری ہے۔

"مگر پرستان کے تمام دیو ہمارے دشمن ہیں اور ہم
تمام پرستان کے گھروں میں تلاشی کیسے لے سکتے ہیں"۔
ان میں سے ایک دیو نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو۔ تم نے انہیں ڈھونڈنا ہے۔ چاہے اس
کے لئے تمہیں ہر گھر کی تلاشی کیوں نہ لینی پڑے اور
اگر کوئی رکاوٹ بنے تو بےشک اُسے قتل کردینا"۔ کامان دیو
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ابھی سے اپنا کام شروع کر دیتے
ہیں"۔ دیوؤں نے جواب دیا اور پھر وہ کامان دیو کو سلام
کرکے کمرے سے باہر نکل گئے اور کامان دیو پریشانی اور
غصے کے عالم میں کمرے میں ٹہلنے لگا۔

چھن چھنگو اور ڈم ڈم پہلے تو یکدم اس طرح ہوا میں اٹھنے سے پریشان ہوگئے مگر جب انہوں نے مڑکر دیکھا تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک بوڑھے دیو کے ہاتھوں میں پایا۔

"کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے ہو"؟ اس بوڑھے دیو نے سخت لہجے میں ان سے پوچھا۔

"آپ ہماری گردنیں چھوڑیں تو ہم بتلائیں"۔ چھن چھنگو نے پھنسے پھنسے لہجے میں کہا۔

بوڑھا دیو انہیں اندر کمرے میں لے گیا اور پھر انہیں ایک تخت پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اب بتلاؤ۔ مگر یاد رکھنا اگر جھوٹ بولا تو بغیر چبائے کھا جاؤنگا اور ڈکار تک نہ لونگا"۔ بوڑھے دیو

نے کہا۔

چھن چھنگو نے اپنے آنے اور کنوئیں میں قید ہونے سے لیکر وہاں سے نکل بھاگنے تک کی سب تفصیل اس بوڑھے دیو کو بتلا دی۔

"ہوں! اس کا مطلب ہے کہ اس وقت تم کامان دیو کے محل سے فرار ہوکر یہاں آئے ہو"۔ بوڑھے دیو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ہمیں چھپنے کے لئے کچھ وقت چاہیئے تاکہ ہم اپنی طاقتیں ددبارہ حاصل کرمے کے لئے کوئی جدوجہد کر سکیں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم میرے پاس چھپ کر رہ سکتے ہو۔ کامان دیو نے میرے نوجوان بیٹے کو ایک معمولی سی بات پر مار ڈالا تھا۔ اس وقت سے میں اس سے انتقام لینے کے لئے بے چین ہوں۔ مگر میں بوڑھا ہوں۔ میرے بازوؤں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں اپنے بیٹے کا انتقام اس سے لے سکوں۔ دوسری بات یہ کہ وہ سامری جادوگر کا شاگرد ہے۔ اس کے پاس جادو کی طاقت بھی ہے اس لئے میں اس سے لڑ نہیں سکتا۔ تمہارے کہنے کے مطابق تمہارے پاس طاقتیں تھیں۔ مگر

کنوئیں میں گرنے سے وہ ختم ہوگئی ہیں کیا تم وہ
طاقتیں دوبارہ حاصل کر سکتے ہو"؟ بوڑھے دیو نے کہا۔
"ہاں! مجھے اگر تھوڑا سا موقع مل جائے تو میں
کوشش تو کر سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"میں تمہیں اپنے مکان کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے
میں پہنچا دیتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کامان دیو کے ساتھی
سب گھروں کی تلاشی لیں۔ اس تہہ خانے تک وہ نہیں
پہنچ سکتے کیونکہ یہ تہہ خانہ خفیہ ہے۔ میرے اپنے ہاتھوں
کا بنا ہوا ہے اور میرے علاوہ کسی اور کو اس کا
علم نہیں ہے"۔ بوڑھے دیو نے کہا اور پھر وہ ان
تینوں کو لیکر اپنے مکان کے بائیں باغ میں گیا وہاں
ہر طرف پھول ہی پھول کھلے ہوئے تھے اس نے ایک
گلاب کے پودے کو زور سے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا
تو گھاس کا ایک قطعہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا اور وہاں
سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آنے لگی۔ بوڑھے دیو کے کہنے
پر وہ تینوں یہ سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ ان کے نیچے
اترتے پر گھاس کا قطعہ دوبارہ برابر ہوگیا اور بوڑھا دیو
واپس اپنے مکان کے اندر چلا گیا۔
یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں روشنی اور ہوا

کے لئے مخصوص انتظامات کئے گئے تھے۔ اس کمرے
میں ایک بڑا سا تخت بچھا ہوا تھا۔ چھن چھنگو اس
تخت پہ جاکر بیٹھ گیا۔
"اب یہ طاقتیں کیسے واپس آئیں گی"؟ ڈم ڈم نے پوچھا
"معلوم کرتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے
آنکھیں بند کرکے اپنے دماغ سے یہی سوال کیا۔
دماغ نے جواب دیا کہ اس کی طاقتیں اس صورت
میں واپس آسکتی ہیں کہ وہ کامان دیو کے خون کا
کم از کم ایک قطرہ اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی
کے ناخن پر مل دے۔ اس کے علاوہ چاہ عنب غب کا
اور کوئی توڑ نہیں ہے"۔
چھن چھنگو نے یہ شرط ڈم ڈم اور پنگو بندر کو
بتلا دی۔
"اوہ! یہ تو بڑا مشکل کام ہے۔ کامان دیو تو ہمیں
دیکھتے ہی کھا جائے گا"۔ ڈم ڈم نے خوفزدہ ہو کر کہا۔
"ہاں! یہ بات تو ہے مگر اب یہ شرط تو ہمیں پوری
کرنی ہی پڑے گی"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔
ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ تہہ خانے کا
دروازہ کھلا اور بوڑھا دیو ہاتھ میں کھانے پینے کا سامان

لئے نیچے اتر آیا۔

"کامان دیو کے ساتھی پورے پرستان میں خفیہ طور پر تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ وہ میرے مکان پر بھی آئے تھے اور پوری طرح تلاشی لینے کے بعد مایوس ہوکر چلے گئے۔ اب تم یہاں محفوظ ہو" بوڑھے دیو نے انہیں بتایا۔

"میں نے معلوم کرلیا ہے کہ میری صلاحیتیں صرف اسی صورت میں واپس آسکتی ہیں جب میں کامان دیو کے خون کا ایک قطرہ اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ناخن پر لگاؤں۔ تب میری صلاحیتیں واپس آ جائیں گی" چھن چھنگو نے اُسے بتلایا۔

"اوہ! یہ تو بہت مشکل کام ہے۔ کامان دیو کے جسم سے خون نکالنا ناممکن ہے وہ تو تمہیں دیکھتے ہی کھا جائے گا اور ہاں! اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعے کل پورے پرستان کے دیوؤں اور پریوں کی دعوت کا اعلان کیا ہے کہ اس دعوت میں وہ تمہیں کھائے گا مگر اس اعلان کے بعد تم بھاگ نکلے۔ چنانچہ اب شرمندگی سے بچنے کے لئے اس کے ساتھی تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں" بوڑھے دیو نے بتلایا۔

چھن چھنگو بوڑھے دیو کی بات سُنکر کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنے دماغ سے سوال کیا کہ اگر میں کل کامان دیو کو مقابلے کا چیلنج دوں تو کیا وہ جادو کے زور سے مجھے بے بس کر دے گا"؟

دماغ نے جواب دیا کہ جیسے ہی اس نے تمہیں کنوئیں میں دھکیلا اس وقت جہاں تمہاری صلاحیتیں ختم ہوگئیں وہاں اس کے جادو کی طاقت بھی ختم ہو چکی ہے اب وہ ایک عام دیو ہے۔ اب جب تک وہ چالیس دن تک سامری جادوگر کی عبادت نہ کرے اس کی صلاحیتیں واپس نہیں آسکتیں" دماغ کی یہ بات سُن کر چھن چھنگو دل ہی دل میں بیحد خوش ہوا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا

"سنو دوستو! اب ایک مشکل مرحلہ ہمارے سامنے ہے میں نے کامان دیو سے پورے پرستان کے سامنے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس مقابلے کے دوران پنگو اور ڈم ڈم کو بھی میرا ساتھ دینا پڑے گا۔ ہم تینوں مل کر اُسے تگنی کا ناچ نچا دیں گے اور جہاں مجھے موقع ملا میں کامان دیو کے جسم سے خون نکال لونگا

اس وقت میری صلاحیتیں واپس آ جائیں گی اور میں
کامان دیو کا وہ حشر کرونگا کہ پورا پرستان صدیوں
تک اسے یاد رکھے گا۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"مگر اس کے پاس تو جادو کی طاقت ہے وہ ہمیں
جادو سے بے بس کر دیگا۔" ڈم ڈم نے کہا۔

"نہیں! جہاں کنوئیں میں گرنے سے ہماری طاقتیں ختم
ہوئی ہیں وہاں اس کے جادو کی طاقت کا بھی خاتمہ
ہو چکا ہے۔ اب وہ ایک عام دیو ہے۔" چھن چھنگو نے
جواب دیا۔

"اوہ! پھر تو ٹھیک ہے۔" بوڑھا دیو خوشی سے بولا
"مگر کامان دیو اکیلا تھوڑی ہوگا بلکہ اس کے ساتھی
دیو بھی ہونگے۔" ڈم ڈم نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں! اگر تم بادشاہ سلامت کے ذریعے باقاعدہ مقابلے
کا چیلنج دو تو نہ صرف کامان دیو کو اسے قبول کرنا
پڑے گا بلکہ اس کا کوئی اور ساتھی اس مقابلے میں
دخل نہیں دے سکے گا۔ کیونکہ یہ ہمارے پرستان کی
روایت ہے اور کوئی دیو اس روایت کے خلاف نہیں جا
سکتا۔ اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کی گستاخی کرے تو
پرستان کے تمام دیو مل کر اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔" بوڑھے

دیو نے انہیں بتلایا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ ہم یہ مقابلہ ضرور کریں گے کیونکہ
اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔" چھن چھنگو نے
جواب دیا۔

"پھر میں تمہارا چیلنج بادشاہ سلامت تک پہنچا دوں؟"
بوڑھے دیو نے کہا۔

"ہاں پہنچا دو۔ مگر ہم عین اس وقت میدان میں
جائیں گے جب سب دیو اور پریاں وغیرہ اکٹھے ہونگے۔"
چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں! ایسا ہی ہوگا۔" بوڑھے دیو نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے، آپ بادشاہ سلامت تک ہمارا یہ
چیلنج پہنچا دیں کہ چھن چھنگو، پنگو بندر اور ڈم ڈم مکر
کامان دیو کا مقابلہ کھلے میدان میں کرنا چاہتے ہیں۔"
چھن چھنگو نے کہا۔ اور بوڑھا دیو سر ہلاتا ہوا تہہ خانے
سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد وہ تینوں اطمینان سے کھانا
کھانے میں مصروف ہوگئے۔ پنگو کو سیب بیحد پسند تھے۔
اس لئے چھن چھنگو نے سیبوں کی بھری ہوئی ٹوکری اس
کے حوالے کر دی اور خود باقی چیزیں کھانے میں مصروف ہوگئے۔

کامان دیو بڑی پریشانی کے عالم میں اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اُسے برابر یہی خبریں مل رہی تھیں کہ چھن چھنگو اور اس کے ساتھیوں کی تلاش جاری ہے مگر وہ کہیں بھی نہیں مل رہے۔ اس کے ساتھی ایک ایک گھر کی مکمل تلاشی لے رہے تھے مگر نجانے ان لوگوں کو زمین کھاگئی تھی یا آسمان۔ کہیں ان کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا۔

جوں جوں وقت گزرتا جارہا تھا کامان دیو کا غصّہ بڑھتا جارہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ کل اگر دعوت کے وقت وہ انہیں تلاش نہ کرسکا تو وہ پورے پرستان میں رسوا ہو جائیگا۔ مگر اب اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ انہیں کہاں تلاش کرے۔

ابھی وہ یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ بادشاہ سلامت اس سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ وہ کمرے سے باہر نکلا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں بادشاہ سلامت بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ وزیراعظم اور چند دیگر درباری دیو بھی موجود تھے۔

"کیا بات ہے بادشاہ سلامت"؟ کامان دیو نے قدرے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"کامان دیو! ہم پرستان کی روایت کے مطابق تمہیں ایک مقابلے کی اطلاع دینے آتے ہیں"۔ بادشاہ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون کم بخت ہے جو مجھ سے مقابلہ کرنے کی جرأت رکھتا ہے"۔ کامان دیو نے مشتعل ہوتے ہوئے کہا

"وہی لڑکا چھن چھنگو اور اس کے دو ساتھی"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

"کہاں ہیں وہ"؟ کامان دیو نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ البتہ ان کا پیغام مجھے ملا ہے کہ وہ کامان دیو سے کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کے خواہشمند ہیں اور میں روایت کے مطابق یہ پیغام تمہیں پہنچانے آیا ہوں"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ سب سازش آپ میرے خلاف کر رہے ہیں مگر یاد رکھیں! میں یہ سازش ناکام بنا دونگا۔ مجھے یہ مقابلہ منظور ہے۔ کل میں نے تمام پرستان کی دعوت کر رکھی ہے۔ اس میں یہ مقابلہ ہوگا بلکہ یہ اچھا ہی ہوا ہے کہ وہ خود سامنے آ جائیں گے۔ مجھے انہیں تلاش نہیں کرنا پڑے گا"۔ کامان دیو نے چیلنج منظور کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مگر یہ بات سُن لو کہ پرستان کی روایت کے مطابق تم اکیلے ان تینوں کا مقابلہ کروگے۔ تمہارا کوئی ساتھی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا"۔ بادشاہ سلامت نے اُسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں! مجھے معلوم ہے۔ میں اکیلا ان کی ہڈیاں پسلیاں ایک کر سکتا ہوں۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ کوئی اور مداخلت کرے"۔ کامان دیو نے غصے سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

اور پھر بادشاہ سلامت اپنے درباریوں سمیت اٹھکر اس کے محل سے باہر چلے گئے اور انہوں نے اپنے درباریوں کے ذریعے پورے پرستان میں اس مقابلے کا

اعلان کرا دیا۔

تمام پریاں اور دیو اس عجیب و غریب مقابلے پر بڑے حیران تھے۔ انہیں یقین تھا کہ اس مقابلے میں کامان دیو ہی جیتے گا کیونکہ وہ بہت طاقتور دیو تھا اور پھر اس کے پاس جادو کی طاقت بھی موجود تھی جبکہ مقابلے میں ایک آدمی، ایک لڑکا اور ایک بندر تھا جو کامان دیو کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔

دوسری طرف بادشاہ کے جانے کے بعد کامان دیو واپس اپنے کمرے میں آیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ چھن چھنگلو نے اُسے مقابلے کا چیلنج کیوں دیا ہے جبکہ اس کی صلاحیتیں بھی ختم ہو چکی ہیں۔ صلاحیتیں ختم ہونے کے بعد وہ لڑکا اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ مگر اس کے باوجود اس نے باقاعدہ مقابلے کا چیلنج دیا ہے۔ اس بات کی سمجھ اُسے نہیں آ رہی تھی کہ اس سے چھن چھنگلو کا اصل مقصد کیا ہے۔

اچانک ایک خیال اس کے ذہن پر چھاتا چلا گیا کہ کہیں چھن چھنگلو نے اس دوران اپنی صلاحیتیں حاصل تو نہیں کرلیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر مقابلے میں اس کی شکست یقینی ہو جائے گی۔ اور پھر یہ خیال اس کے

ذہن پر چھاتا چلاگیا۔ وہ اس خیال کے آتے ہی بے چین ہوگیا کیونکہ وہ مقابلے کا چیلنج قبول کر چکا تھا۔ اگر ایسا ہوا تو وہ پورے پرستان میں ذلیل و رسوا ہوکر رہ جائیگا۔

وہ کافی دیر تک سوچتا رہا۔ پھر کمرے سے نکل کر سیدھا عبادت گاہ کی طرف بڑھا۔ وہ سامری جادوگر سے اپنے خیال کی تصدیق کرنا چاہتا تھا۔

جلد ہی وہ عبادت گاہ میں پہنچ گیا۔ اس نے سامری جادوگر کی رُوح کو بلایا اور اپنا خیال اس پر ظاہر کردیا۔

"نہیں، تمہارا خیال غلط ہے۔ چھن چھنگو کی صلاحیتیں اُسے واپس نہیں ملیں۔ البتہ اُسے یہ معلوم ہوگیا ہے کہ تمہاری جادو کی صلاحیت ختم ہوگئی ہے۔ اس لئے وہ مقابلے پر اتر آیا ہے تاکہ اپنی عقل، پھرتی اور چستی کی بنا پر تمہارا خاتمہ کر دے" سامری جادوگر نے بتلایا۔

"پھر کوئی بات نہیں۔ میں اس کی ساری چستی نکال دونگا۔ میں اس کی ایک ایک بوٹی علیحدہ علیحدہ کر دوں گا۔" کامان دیو نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"خوش فہمی میں نہ رہنا کامان دیو! چھن چھنگو اور اس کا دوست پنگو بندر بےحد ذہین اور چالاک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم مار کھا جاؤ۔ اس لئے مقابلے کے دوران اپنی عقل ضرور استعمال کرنا" سامری جادور نے اُسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ اب میں اتنا گیا گزرا بھی نہیں کہ بچوں سے مقابلہ نہ کرسکوں۔ میرے مقابلے میں آج تک کوئی دیو نہیں ٹھہر سکا۔ یہ تو پھر انسان ہیں جو انتہائی کمزور مخلوق ہوتی ہے" کامان دیو نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال میں نے تمہیں تنبیہ کر دی ہے اب آگے تمہارا کام ہے۔ ایک بار پھر کہونگا کہ ضرورت سے زیادہ ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ غصہ میں آنے کی بجائے عقل سے کام لینا" سامری جادوگر نے کہا اور پھر بن مانس کے گرد چھایا ہوا دھواں غائب ہوگیا۔ سامری کی روح واپس جا چکی تھی۔

سامری کی روح کے جانے کے بعد کامان دیو اٹھا اور پھر واپس اپنے محل کی طرف چلا گیا۔ اب وہ مطمئن اور خوش تھا کہ کل کے مقابلے میں وہ پورے پرستان کے سامنے اپنے دشمنوں کی بوٹیاں اڑا دے گا۔

یہ ایک بہت بڑا میدان تھا اور اس کے گرد جہاں تک نظر جاتی تھی سیڑھیاں ہی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ یہ پرستان میں مقابلوں کا میدان تھا۔ یہاں دیوؤں کے درمیان مقابلے ہوتے تھے۔

آج صبح سے ہی پورے پرستان کے دیو اور پریاں چھن چھنگو اور کامان دیو کا مقابلہ دیکھنے کے لئے وہاں پر پہنچنے شروع ہوگئے تھے اور دس بجے تک سیڑھیوں پر ہر طرف دیو اور پریاں ہی نظر آتی تھیں۔ پریوں کے بیٹھنے کے لئے علیحدہ جگہ بنی ہوئی تھیں۔

تمام دیو اور پریاں چونکہ کامان کے ظلم و ستم سے تنگ اور عاجز تھیں اس لئے ان سب کی دلی خواہش تھی کہ اس مقابلے میں کامان دیو شکست کھا جائے مگر

انہیں معلوم تھا کہ کامان دیو بیحد طاقتور اور بڑا ظالم جادوگر ہے۔ اس لئے یہ انسان اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے باوجود وہ یہ مقابلہ دیکھنے کیلئے آئے تھے

تقریباً دس بجے کے قریب بادشاہ سلامت کی سواری آئی اور بادشاہ ملکہ پری کے ہمراہ اپنی مخصوص جگہ پر پہنچ گیا۔

اس کے بعد کامان دیو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آیا۔ اس نے سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور فخر اور غرور سے اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا۔

وہ جیسے ہی میدان میں پہنچا۔ سب دیو اور پریوں نے اٹھکر اُسے سلام کیا کیونکہ وہ سب اس کے ظلم سے ڈرتے تھے۔

کامان دیو اپنے ساتھیوں سمیت ایک طرف بیٹھ گیا اس کے ساتھی ایک انسان کو پکڑ لائے تھے اور اس وقت وہ قیدی بےہوشی کے عالم میں ان میں سے ایک دیو کے کاندھے پر لدا ہوا تھا۔

کامان دیو کے پہنچنے پر بادشاہ نے بوڑھے دیو سے چھن چھنگو اور اس کے ساتھیوں کو لانے کے لئے کہا اور بوڑھا دیو خاموشی سے اپنے مکان کی طرف بڑھ گیا۔

بوڑھے دیو نے تہہ خانے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل
ہوگیا۔ چھن چھنگو مسہری پر لیٹا ہوا تھا جبکہ ڈم ڈم قدرے
پریشانی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ پنگو بندر بڑی خاموشی
سے ایک طرف بیٹھا تھا۔

"آؤ بھئی! میدان میں سب پہنچ چکے ہیں"۔ بوڑھے
دیو نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"کیا کامان دیو بھی وہاں پہنچ چکا ہے"؟ چھن چھنگو
نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! کامان دیو بھی وہاں پہنچ چکا ہے اور پورے
پرستان کے دیو اور پریاں بادشاہ سمیت یہ مقابلہ دیکھنے
کے لئے وہاں اکٹھے ہوچکے ہیں"۔ بوڑھے دیو نے جواب دیا

"ٹھیک ہے۔ آؤ دوستو چلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی پنگو بندر اچھل کر اس کے کاندھے
پر بیٹھ گیا۔ اور پھر وہ تینوں بوڑھے دیو کے ہمراہ
میدان کی طرف چل پڑے۔

"ڈم ڈم! تم گھبرانا بالکل نہیں۔ اگر تم چاہو تو ایک
طرف کھڑے تماشہ دیکھتے رہنا۔ ہم خود اس دیو سے لڑ
لیں گے"۔ چھن چھنگو نے ڈم ڈم کو پریشان دیکھتے ہوئے کہا
ڈم ڈم نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی کے ساتھ

چلتا رہا۔

جلد ہی وہ میدان میں پہنچ گئے۔ واقعی پورا میدان
دیوؤں اور پریوں سے بھرا ہوا تھا۔ میدان کے اندر
جانے کے لئے ایک طرف راستہ خالی تھا۔ وہ تینوں
اس راستے کے ذریعے میدان کے اندر داخل ہوگئے۔

انہیں دیکھکر میدان کے اردگرد موجود تمام دیو اور پریاں
بے اختیار ہنسنے پر مجبور ہوگئے کیونکہ کامان دیو کے مقابلے
میں ایک مسخرہ سا شخص، ایک لڑکا اور ایک بندر تھا۔
ان سب کی ہنسی نہیں رکتی تھی۔ انہیں یقین نہیں آ
رہا تھا کہ یہ بیچارے کامان دیو کا مقابلہ کیا کریں گے۔
چھن چھنگو اور ڈم ڈم میدان کے درمیان میں آکر رک گئے

"کیا تم مقابلے کے لئے تیار ہو"؟ بادشاہ سلامت نے
اونچی آواز میں چھن چھنگو سے پوچھا۔

"ہاں! ہم تیار ہیں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا اور
اس کے ساتھ ہی پنگو بندر اس کے کاندھے سے اتر
کر میدان میں اِدھر اُدھر دوڑنے لگا۔

"چلو کامان! آگے بڑھو اور ان کا مقابلہ کرو"۔ بادشاہ
نے ایک طرف بیٹھے ہوئے کامان دیو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ابھی جاتا ہوں۔ پہلے میں کچھ کھا پی لوں۔ مجھے بڑی

بھوک لگی ہے۔" کامان دیو نے بڑی بے نیازی سے جواب دیا اور پھر اس نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا جس کے کاندھے پر وہ بیہوش انسان لدا ہوا تھا۔ اس کے ساتھی نے اس آدمی کو کاندھے سے اتار کر کامان دیو کے سامنے رکھ دیا۔ یہ کوئی نوجوان سا شخص تھا۔ نجانے یہ دیو اُسے کہاں سے پکڑ لائے تھے۔

کامان دیو نے اس آدمی کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور پھر اس کی گردن مروڑنے کے لئے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

چھن چھنگو نے یہ نظارہ دیکھا تو اس سے برداشت نہ ہو سکا۔ اس نے پنگو کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پنگو بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا کامان دیو کے قریب آیا۔ اس نے زور سے ایک چھلانگ ماری اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا، پنگو تقریباً اڑتا ہوا کامان دیو کے کندھے پر چڑھ گیا۔ اور پھر اس نے پوری قوت سے کامان دیو کے منہ پر تھپڑ رسید کیا اور اچھل کر نیچے زمین پر آگرا۔

پنگو کی اس حرکت سے میدان میں موجود تمام دیو اور پریاں بے اختیار ہنس پڑے۔

کامان دیو کو اس بات پر اتنا غصہ آیا کہ اس نے اس آدمی کو کھانے کا ارادہ ترک کر دیا اور وہ اٹھ کر دھاڑتا ہوا میدان میں آگیا۔ غصے کی وجہ سے اس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں۔

جیسے ہی کامان دیو میدان میں آیا۔ چھن چھنگو تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ کامان دیو نے اُسے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اُسی لمحے پنگو چکر کاٹ کر اس کی پشت پر آگیا اور اس نے پھرتی سے اس کی ستون نما ٹانگ میں اپنے دانت گاڑ دیئے۔

کامان چیخ کر مڑا اور پنگو کو پکڑنے کی کوشش کی مگر پنگو تو بجلی بنا ہوا تھا۔ وہ بھلا کب اس کے قابو آتا تھا۔ وہ اچھل کر ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔

اسی لمحے چھن چھنگو نے جس کی طرف کامان کی پشت ہوگئی تھی اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا چھوٹا سا چاقو کامان کی ٹانگ میں گھستا چلا گیا۔ کامان کے منہ سے بے اختیار ایک چیخ نکل گئی اور وہ تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس کی ٹانگ سے خون کے قطرے نکل کر زمین پر گرنے لگے۔ غصے کے مارے کامان کی بُری حالت تھی۔ ان دونوں نے اُسے بُری

طرح نچا کر رکھ دیا تھا۔

کامان نے ایک طرف ہٹتے ہی جھک کر اپنی پنڈلی سے وہ چھوٹا سا چاقو نکالا جو اس کے خون سے رنگین ہو رہا تھا۔ اس نے چاقو کو ایک لمحے کے لئے دیکھا اور پھر اُسے پوری قوت سے اس طرف پھینکا جدھر چھن چھنگو کھڑا تھا۔

اُسی لمحے پنگو نے انتہائی پھرتی دکھائی اور بجلی کی سی تیزی سے چاقو کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی جھپٹ لیا اور پھر وہ چاقو کو لئے تیزی سے چھن چھنگو کے پاس دوڑتا چلا گیا۔

چھن چھنگو نے چاقو پنگو کے ہاتھ سے لے لیا اور پنگو دوبارہ کامان دیو کی طرف دوڑتا چلا گیا جو غصّے کی شدت سے بُری طرح دھاڑ رہا تھا۔

تمام دیو اور پریاں حیران تھیں کہ آخر کامان کو کیا ہوگیا ہے وہ اپنی جادو کی طاقت ان پر کیوں نہیں استعمال کرتا۔

ویسے مقابلہ دلچسپ ہوتا جارہا تھا۔ وہ لڑکا اور بندر دونوں بجلی بنے ہوئے تھے جبکہ ڈم ڈم خاموشی سے ایک طرف کھڑا یہ تماشہ دیکھ رہا تھا۔

پنگو بندر جیسے ہی کامان کے قریب پہنچا اس نے کامان کے گرد ایک چکر کاٹا۔ کامان دیو بھی اس کے ساتھ ساتھ مڑتا جارہا تھا۔

پھر پنگو دوڑ کر کامان کی دونوں ٹانگوں کے درمیان میں سے نکل گیا۔ کامان نے اُسے جکڑنے کے لئے جھپٹا مارا مگر پنگو اس کے ہاتھ نہیں آیا بلکہ الٹا اپنے ہی زور میں کامان منہ کے بل زمین پر گرگیا۔

کامان کے زمین پر گرتے ہی پنگو تیزی سے مڑا اور پھر اچھل کر اس کی پشت پر چڑھ گیا اور اس نے وہاں ناچنا شروع کر دیا۔ وہ شوخی میں آگیا تھا۔

پنگو کا ناچ دیکھ کر پورے میدان میں قہقہے ابل پڑے بادشاہ بھی بے اختیار ہنس رہا تھا۔

کامان دیو پہلے تو چند لمحے خاموش پڑا رہا پھر اچانک اس نے اپنا ایک ہاتھ لہرایا۔ پنگو اچھل کر بھاگنے لگا مگر اس بار بدقسمتی سے اس کی دم کامان کے ہاتھ میں آگئی اور کامان پھرتی سے اٹھکر کھڑا ہوگیا۔ اب پنگو بندر دم کے سہارے اس کے ہاتھ میں لٹکا ہوا تھا۔

دوسری طرف چھن چھنگو نے پنگو کے ہاتھ سے چاقو لیتے ہی اس پر لگا ہوا خون اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی

انگلی کے ناخن پر مل دیا۔

خون ناخن پر لگتے ہی اس کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ اس کی طاقتیں واپس آگئی تھیں۔ اس نے چاقو نیچے پھینک دیا اور اب اطمینان سے پنگلو اور کامان دیو کا تماشہ دیکھنے لگا۔

جیسے ہی کامان نے پنگلو کی گردن مروڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا، چھن چھنگو نے بھی اپنا ہاتھ اونچا کر دیا اور کامان کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے تمام طاقت کہیں غائب ہوگئی ہو۔ وہ پتھر کے بُت کی طرح ساکت کھڑا رہ گیا۔

چھن چھنگو نے اپنے دوسرے ہاتھ کو حرکت دی اور کامان دیو کے اس ہاتھ کی مٹھی کھُل گئی جس میں اس نے پنگلو کو پکڑا ہوا تھا۔

مٹھی کھلتے ہی پنگلو اچھل کر زمین پر آگرا اور پھر دوڑتا ہوا چھن چھنگو کے پاس پہنچ گیا۔

چھن چھنگو نے اپنا ہاتھ الٹا دیا اور کامان دیو اچھل کر سر کے بل کھڑا ہوگیا۔ پھر چھن چھنگو جیسے جیسے ہاتھ کو حرکت دیتا گیا کامان دیو اسی طرح سر کے بل چلتا ہوا میدان میں گھومنے لگا۔ تمام دیو اور پریاں کامان دیو

کا یہ حشر دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔

کامان دیو کے ساتھی بھی چھن چھنگو سے مرعوب ہوگئے اس لئے وہ بھی خاموش بیٹھے رہے۔ چھن چھنگو نے کامان دیو کو سر کے بل چلاکر پورے میدان کا چکر لگایا اور پھر پنگلو کو اشارہ کیا۔

پنگلو دوڑتا ہوا گیا اور کامان دیو کی ٹانگ پر چڑھ گیا اور پھر ٹانگ سے نیچے اترتا چلا گیا اور پھر کامان کے منہ پر جاکر اس نے پیشاب کر دیا۔

یہ کامان دیو کی ذلت اور رسوائی کی انتہا تھی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے فخر اور غرور کی بھیانک سزا دی تھی

چھن چھنگو نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسایا۔ اُدھر کامان دیو زمین پر گر کر بُری طرح چیخنے اور تڑپنے لگا۔

چھن چھنگو نے ایک لمحے کے لئے انتظار کیا اور پھر ایک جھٹکے سے دونوں ہاتھوں کو علیحدہ کیا اور کامان دیو کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکل گئی اس کے جسم کے دو حصے ہوگئے۔ وہ تھوڑی دیر تک میدان میں پڑا تڑپتا رہا اور پھر ٹھنڈا ہوگیا۔

کامان دیو کے مرتے ہی پورا میدان خوشی سے

نعرے لگانے لگا۔

چھن چھنگو اور ڈم ڈم خوشی خوشی بادشاہ کے پاس پہنچ گئے۔ بادشاہ بھی بے حد خوش تھا۔

"تم نے ایک بہت بڑے ظالم کا خاتمہ کر دیا ہے آدم زاد"۔ بادشاہ نے اس کے کندھے کو تھپکتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوا ہے جناب"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"میری بیٹی زلیخا کو تو ڈھونڈو"۔ ڈم ڈم نے چھن چھنگو سے کہا۔

اور پھر چھن چھنگو، بادشاہ سلامت اور اس بوڑھے دیو کے ساتھ کامان دیو کے محل میں گئے۔

چھن چھنگو نے اپنی پراسرار طاقت سے وہ کمرہ ڈھونڈ لیا جس میں زلیخا قید تھی اس نے اُسے قید سے نجات دلائی۔

زلیخا خوشی سے چیخیں مارتی ہوئی اپنے باپ سے لپٹ گئی اور ڈم ڈم کی آنکھوں سے خوشی کے مارے آنسو بہنے لگے۔

بادشاہ سلامت نے انہیں اپنا مہمان بنالیا اور ظالم کامان دیو کے مرنے پر پورے پرستان میں تین روز

تک جشن منایا جاتا رہا اور چھن چھنگو، پنگو بندر، ڈم ڈم اور زلیخا کو پورے پرستان کی سیر کرائی گئی۔ اور پھر چوتھے روز وہ بادشاہ سلامت سے اجازت لے کر واپس اپنے وطن کی طرف چل پڑے۔

ختم شد

ٹارزن سے زیادہ بہادر نوجوان کی انتہائی دلچسپ کہانی

جنگل کا بادشاہ

مصنف ظہیر احمد

ملک تاتام جس کے بادشاہ نے سات شادیاں کر رکھی تھیں۔

شاہ تاتام جس کی سات ملکائیں تھیں۔ مگر —— ؟

بدصورت فقیر جس نے بادشاہ کو خشک روٹی کا ٹکڑا دیا اور کہا کہ وہ روٹی کا یہ ٹکڑا اپنی کسی ملکہ کو کھلا دے۔ کیوں —— ؟

بدصورت فقیر جس کی روٹی کے خشک ٹکڑے کو کھانے سے ہر ملکہ نے انکار کر دیا۔ مگر ؟

شہزادہ جبران جسے پیدا ہوتے ہی شاہ تاتام جنگل میں چھوڑ آیا۔ کیوں —— ؟

شاہ تاتام جسے اس کی چھوٹی ملکہ کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا۔

شہزادہ جبران جس کی پرورش جنگل میں جنگلی جانوروں کے ساتھ ساتھ ایک جن ایک دیو ایک بونا اور ایک پری کر رہے تھے۔ کیا واقعی —— ؟

شہزادہ جبران جسے جنگلی جانوروں نے اپنا بادشاہ بنا لیا۔ کیوں —— ؟

شہزادہ جبران جس کے جسم میں جنوں دیووں کی سی طاقت پیدا کر دی گئی تھی۔

تارشا جادوگر جو اپنے چار غلام جادوگروں کے ساتھ دوبارہ نمودار ہوا تھا۔

تارشا جادوگر جو دنیا کے تمام انسانوں کو کالے شیطان کا غلام بنانا چاہتا تھا۔

خونی بلائیں جو ایک سے بڑھ کر ایک خطرناک اور طاقتور تھیں۔

خونی بلائیں جو جنگل کے بادشاہ کی ہلاکت کے لئے دوبارہ نمودار کی گئی تھیں۔

جنگل کا بادشاہ جس نے سات خونی بلاؤں کے ساتھ خوفناک مقابلہ کیا اور —— ؟

جنگل کا بادشاہ جس کے ساتھ تاشار جادوگر کی فیصلہ کن جنگ ہوئی۔

کیا جنگل کا بادشاہ سات خونی بلاؤں اور تاشار جادوگر کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یا ؟

شائع ہو چکی ہے

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور
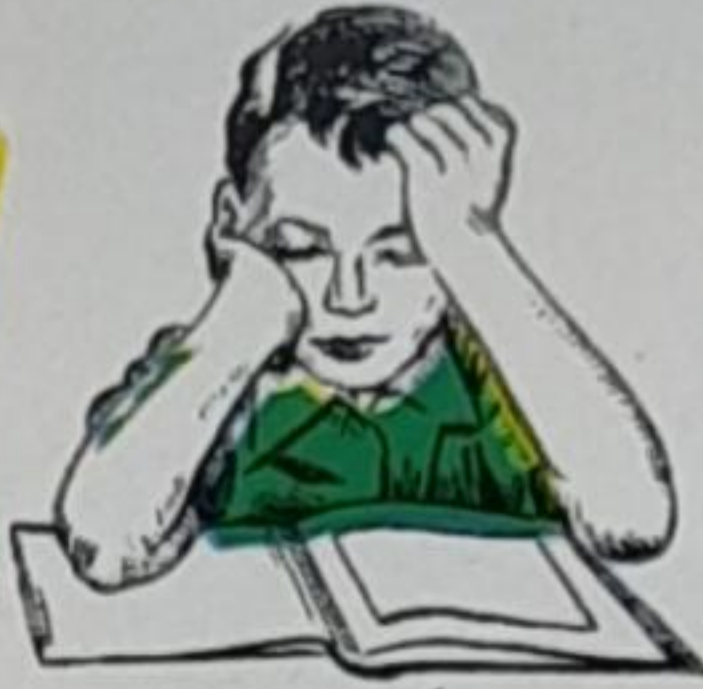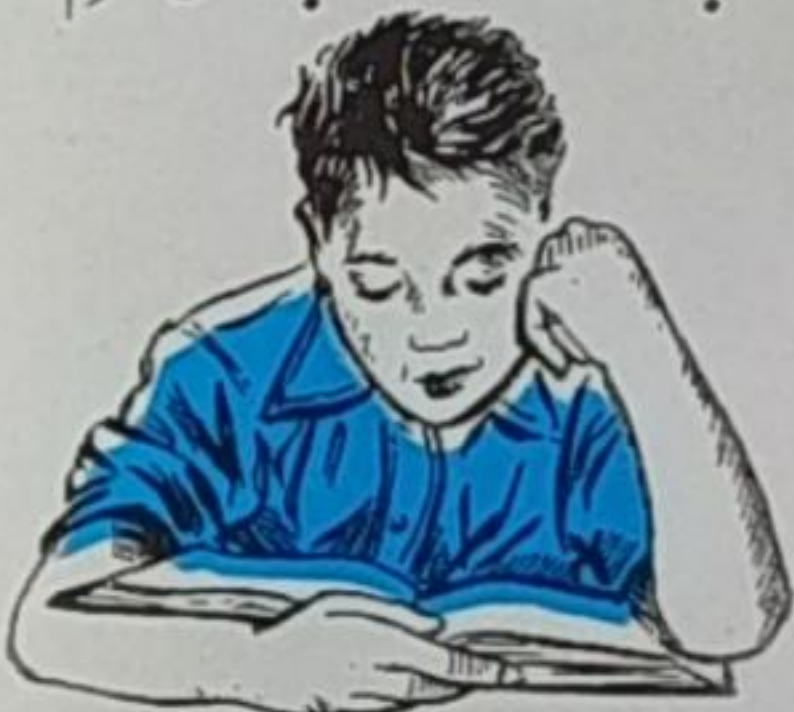
بچّوں کیلئے دِلچسپ اور خُوبصُورت ناوِل
ٹارزن اور پُراسرار شیطان
ٹارزن اور اندھا شکاری
جادوگر عمروعیار
چور بادشاہ
عمرو اور شہنشاہ افراسیاب
عمرو اور قیدی شہزادیاں
ٹارزن اور زامار دیوتا
خوفناک ہنگامہ
چلوسک ملوسک اور ٹارزن
چھن چھنگلو اور لوزاٹا جن
عمرو اور چنگو جادوگر
جاسوس مجرم
ٹارزن اور جاسوس لڑکیاں
چھن چھنگلو اور پراسرار بادشاہ
عمرو اور سیاہ معبد
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob:0300-9401919